فَبِاَیِّ حَدِیثٍ بَعدَہٗ یُؤمِنُونَ

عظمت حدیث

حجیت حدیث، کتابت حدیث، تدوین حدیث اور تاریخ حدیث پر سیر حاصل
بحث نیز محدثین صحاح ستہ اور کتب صحاح کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

عبدالرشید عراقی

ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

❀❀❀ توجہ فرمائیں! ❀❀❀

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب............

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

❀❀❀ تنبیہ ❀❀❀

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

عظمت حدیث

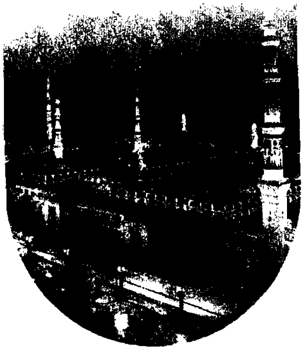

مزمل احسن شیخ
عطیہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق محفوظ

تاریخ اشاعت

جنوری 2001ء

نام کتاب: عظمت حدیث

مؤلف: عبدالرشید عراقی

ناشر: [illegible] نٹرز لاہور — طابع: محمود احمد

[illegible] نعمانی کتب خانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ بَعْدَہٗ یُؤْمِنُوْنَ

عظمت حدیث

حجیت حدیث، کتابت حدیث، تدوین حدیث اور تاریخ حدیث پر سیر حاصل بحث نیز محدثین صحاح ستہ اور کتب صحاح کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے۔

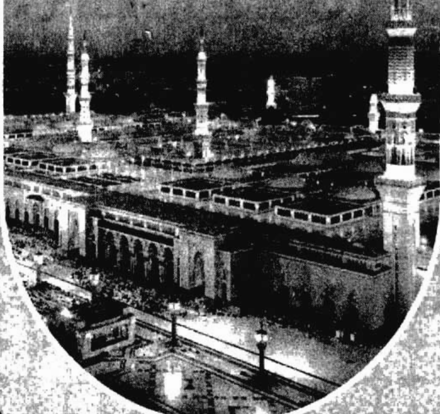

مصنفہ

عبدالرشید عراقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

۱۔ عرض ناشر	۶
۲۔ انتساب	۷
۳۔ پیش لفظ	۸
۴۔ حدیث اور مقام حدیث	۱۱
۵۔ سنت کی تعریف	۱۲
۶۔ آنحضرت ﷺ کے فرائض	۱۲
۷۔ حجیت حدیث	۱۷
۸۔ حدیث قرآن کی شرح ہے	۱۹
۹۔ اسلاف کی نظر میں حدیث نبوی کا مقام و مرتبہ	۲۶
۱۰۔ کتابت حدیث	۳۱
۱۱۔ احادیث کے تحریری مجموعے	۳۴
۱۲۔ تدوین حدیث	۳۷
۱۳۔ اقسام حدیث	۴۱
۱۴۔ اصطلاحات	۴۲
۱۵۔ اقسام کتب حدیث	۴۳
۱۶۔ تذکرہ صحابہ کرام	۴۳
۱۷۔ تذکرہ محدثین صحاح ستہ	۴۶
۱۸۔ کتب حدیث اور ان کی شروعات	۵۵

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

دور جدید میں جہاں بہت سے روز روشن کی طرح واضح اور بین اسلامی احکام و شعائر میں رخنہ اندازی اور شکوک و شبہات پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی گئی' وہاں احادیث رسولؐ کو بھی ہدف تنقید ٹھہرایا گیا' لہٰذا علمائے حدیث میدان عمل میں آئے اور معترضین کے تمام شکوک و شبہات کے قلعوں کو مسمار کر دیا اور حدیث رسول کی عظمت کا پھریرا لہرا دیا۔ اب یہ بات کوئی وضاحت طلب نہیں رہی کہ تدوین حدیث کا آغاز عہد نبوی ہی سے شروع ہو چکا تھا' پھر صحابہ تابعین تبع تابعین کے دور میں مرحلہ وار اپنی تمام تر خوبیوں کے ساتھ جلوہ نما ہوا اور صحابہ تابعین تبع تابعین باضابطہ احادیث رسول کی نشر و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ محدثین عظام نے اپنا اپنا حلقہ درس قائم کیا اور پھر ارض و سماء نے دیکھا کہ بہت سے تشنگان علم نے ان کے حلقہ درس میں شامل ہو کر اپنی علمی پیاس بجھائی اور اس طرح دنیا میں علوم حدیث کا خوب چرچا ہوا۔

متعلقہ موضوع پر بہت سی کتب لکھی گئی ہیں' مثلاً تدوین حدیث' حفاظت حدیث' فہم حدیث' تاریخ حدیث' عظمت حدیث' یقیناً یہ عنوانات اپنی اپنی جگہ ایک مستقل موضوع کی حیثیت رکھتے ہیں مگر کتاب ہذا انتہائی عام فہم اور مذکورہ بالا تمام کتب سے ایک بہترین قابل قدر اور حسین انتخاب ہے۔ دعا ہے اللہ مولف اور دیگر حضرات جنہوں نے کتاب کی اشاعت میں مالی علمی عملی تعاون کیا ہے کی محنتوں کو قبول فرمائے۔

والسلام الناشر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتساب

مولانا ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ
کے نام
جنہوں نے حدیث کی مدافعت اور صیانت
و حفاظت میں بے شمار مضامین اہلحدیث امرتسر،
الاعتصام لاہور، جریدہ اہلحدیث سوہدرہ اور
دوسرے دینی و اسلامی جرائد میں لکھے۔

عبدالرشید عراقی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

آنحضرت ﷺ کو اِس دُنیا میں مبلغ و معلم اور ہادی بنا کر بھیجا گیا۔ اور دِین اِلٰہی کی آخری و مکمل کتاب قرآن مجید آپ کو عطا کی گئی تھی۔ اِس مقدس کتاب کو آپ نے صحابہ کرام کو سمجھایا۔ لکھوایا اور یاد کرایا۔ اور اِس پر کامل طور پر عمل کرکے اُمت کو دکھایا۔ گویا آپ کی زندگی قرآن مجید کی عملی تفسیر تھی۔ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال کا نام حدیث ہے۔ اور حدیث نبوی ﷺ قرآن کا بیان اور اِس کی شرح ہے۔ اگر قرآن کی تشریعی حیثیت تسلیم کی جاتی ہے۔ تو اِس کے بیان کی بھی تشریعی حیثیت ماننی پڑے گی۔ جیسا کہ اِمام شاطبی فرماتے ہیں کہ:

"سنت کتاب اللہ' کے اَحکام کے معانی کے لئے تفسیر و شرح کا درجہ رکھتی ہے۔"

حدیث وہ مقدس فن ہے کہ اِس کی اَہمیت و خصوصیت کی وجہ سے اِس کی حفاظت کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں اِنسانوں کی کوششیں صرف ہوئیں۔ حافظ اِبن حزم فرماتے ہیں کہ:

"پہلی اُمتوں میں کسی کو یہ توفیق نہیں ہوئی کہ اپنے پیغمبر کے کلمات کو صحیح صحیح ثبوت کے ساتھ محفوظ کرسکتے۔ یہ صرف اِس اُمت کا طغرائے اِمتیاز ہے کہ اِس کو اپنے پیغمبر ﷺ کے ایک ایک کلمہ کو صحت اور اتصال کے ساتھ جمع کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس عظیم کارنامے کا اِعتراف مغربی مستشرقین نے بھی کیا ہے۔ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ "خطبات مدراس" میں کہتے ہیں کہ:

"ڈاکٹر اسپینگر کا کہنا ہے کہ مسلمانوں نے علم حدیث کی حفاظت کے لئے اسماء الرجال کا فن اِیجاد کیا جس سے ۵ لاکھ اِنسانوں کے حالات محفوظ ہوگئے۔"

اِنکار حدیث کی اِبتداء ۲۰۰ھ میں شروع ہوئی۔ خوارج نے اہل بیت کے فضائل میں حدیث کا انکار کیا اور شیعہ حضرات نے ان احادیث کا انکار کیا جو صحابہ کرام کے فضائل میں تھیں۔ ان کے بعد معتزلہ اور جہمیہ نے اُن احادیث کو ماننے سے اِنکار کیا جن کا تعلق صفات اِلہٰی سے تھا۔ ۱۳۰۰ھ کے قریب قریب برصغیر پاک و ہند میں ایسے حضرات سامنے آئے۔ جن میں سے بعض حضرات نے حدیث کو تاریخ کا درجہ دیا۔ ان میں سرسید احمد خاں اور مولوی چراغ علی وغیرہ شامل تھے۔ اس کے بعد کچھ حضرات اور سامنے آئے۔ جنہوں نے حدیث کا بالکلیہ انکار کردیا اور یہ کہنے لگے۔ کہ جس طرح دین میں قرآن حجت ہے حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ان میں مولوی عبداللہ چکڑالوی، مستری محمد رمضان، مولوی حشمت علی لاہوری اور مولوی رفیع الدین ملتانی سرفہرست تھے۔ ان کے ساتھ کچھ حضرات اور سامنے آئے اور انہوں نے یہ اضافہ کیا اور اس کی تشہیر کی، کہ نہ حدیث پر ہمارا اِیمان ہے اور نہ ہم کو اس پر اِیمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ یقینی قرآن مجید ہے اور احادیث یقینی نہیں ہیں ظنی ہیں۔ اس لئے احادیث دین نہیں قرار پاسکتیں اس گروہ میں حافظ اسلم جیراج پوری اور مسٹر غلام احمد پرویز سر فہرست تھے۔

اس گروہ کے ساتھ ہی کچھ حضرات ایسے بھی سامنے آئے۔ جن کو منکر حدیث نہیں کہا جاسکتا۔ لیکن ان کے انداز فکر سے حدیث کا استخفاف اور استحقار معلوم ہوتا ہے۔ اس گروہ میں مولانا شبلی، مولانا حمید الدین فراہی، مولانا مودودی اور مولانا امین احسن اصلاحی وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے طریقہ گفتگو اور تحریروں سے اِنکار حدیث کے چور دروازے کھل سکتے ہیں۔

منکرین حدیث یہ دعوٰی کرتے ہیں۔ کہ ہمیں قرآن ہی کافی ہے لیکن وہ اس طرف توجہ نہیں کرتے کہ قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کے سپرد خود یہ کام کیا۔

"اور ہم نے آپ پر قرآن اُتارا ہے۔ تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ آپ انہیں وہ مضامین خوب سمجھادیں۔" (النحل: ۴۴)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید باوجود اپنی جامعیت اور جملہ علوم ضروریہ پر حاوی ہونے ایمان و عقائد اور اصول دین بیان کرتا ہے' اور اس کی حیثیت ایک بنیادی قانون اور دستور آساسی کی ہے۔ اسے تفصیلی شکل دینا اور اس کی دفعات کی وضاحت کرنا دراصل حدیث کا کام ہے۔

اس کتاب میں حجیّت حدیث' کتابت حدیث' تدوین حدیث اور تاریخ حدیث پر بحث کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کتابت حدیث کے تحت آنحضرت ﷺ کی حیات مبارکہ میں یا دور صحابہ و تابعین میں احادیث کے جو تحریری مجموعے لکھے گئے۔ اُن میں سات مجموعوں کا تذکرہ اور ان کے جامع صحابہ کرام کا مختصر طور پر تعارف بھی شامل ہے۔

حدیث نبوی ﷺ پر بے شمار مجموعے لکھے گئے۔ لیکن کتب حدیث میں زیادہ تر وہ کتابیں مشہور و معروف ہیں۔ جن کو صحاح ستہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یعنی امام محمد بن اسمٰعیل بخاری ۲۵۶ھ' کی الجامع الصحیح البخاری' امام مسلم بن حجاجؒ م۲۶۱ھ کی الجامع الصحیح المسلم' امام ابوداؤد سجستانیؒ (م۲۷۵ھ) کی سنن ابی داوٗد' امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ (م۲۷۹ھ) کی الجامع الترمذی' امام ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائیؒ (م۳۰۳ھ) کی سنن نسائی اور امام ابو عبداللہ محمد بن یزید بن ماجہؒ (م۲۷۳ھ) کی سنن ابن ماجہ' بعض علمائے حدیث نے سنن ابن ماجہ کی بجائے امام مالک بن انسؒ (م۱۷۹) کی موطا امام مالک کو شامل کیا ہے۔ اس لئے اس کتاب میں ان ساتوں محدثین کرام اور ان کی تصنیف کردہ کتب حدیث کا مختصر تعارف بھی کرایا گیا ہے۔ اور بعد میں محدثین کرام نے صحاح ستہ کی شروح کی طرف بھی توجہ کی۔ چنانچہ بعض مشہور شروح کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

بہرحال یہ کتاب ہدیہ ناظرین ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حقیر خدمت کو شرف قبول عطا فرمائے۔ اور ہمیں اپنے پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے سچی محبت کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیشہ ان کے دامن سے وابستہ رکھے۔ کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا دامن چھوڑ دینے کے بعد انسان کو کہیں پناہ نہیں مل سکتی۔ وما توفیقی الا باللہ'

۴ جولائی ۱۹۹۹ء ۱۹/ ربیع الاول ۱۴۲۰ھ

عبدالرشید عراقی

سوہدرہ' ضلع گوجرانوالہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیث کیا ہے :

سب سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ حدیث کے معانی سمجھیں۔ حدیث کے معانی لغت میں بات چیت اور گفتگو کے آتے ہیں۔

قرآن کریم میں آتا ہے۔

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ م بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ○

"اَب اِس قرآن کے بعد کس بات پر ایمان لائیں گے۔"

(المرسلات ۵۰)

شریعت اِسلامیہ میں آنحضرت ﷺ کے ارشاد، فعل اور تقریر کے مجموعے کا نام سنت ہے۔ اور سنت کو کبھی حدیث اور حدیث کو کبھی سنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پہلا درجہ حدیث قولی کا ہے کہ وہ اصل ہے۔ اور حکم کے درجے میں ہے۔

دوسرا درجہ حدیث فعلی کا ہے۔ کہ آنحضرت ﷺ کا کوئی فعل خلاف شریعت نہیں ہو سکتا تھا۔

تیسرا درجہ، حدیث تقریری کا ہے اور یہ آخری درجہ ہے۔

مقام حدیث :

شریعت اِسلامیہ میں حدیث نبوی ﷺ کا مرتبہ و مقام کیا ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) لکھتے ہیں۔ کہ:

"علم القرآن اگر اسلامی علوم میں دل کی حیثیت رکھتا ہے تو علم حدیث شہ رگ کی۔ یہ شہ رگ اِسلامی علوم کے تمام اعضاء و جوارح تک خون پہنچا کر ہر آن ان کے لئے تازہ زندگی کا سامان پہنچاتا رہتا ہے۔ آیات کا شان نزول اور ان کی تفسیر، اَحکام القرآن کی تشریح و تعیین، اجمال کی تفصیل، عموم کی تخصیص، مبہم کی تعیین، سب علم حدیث کے ذریعہ معلوم ہوتی ہے۔ اسی طرح "حامل قرآن" محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت اور حیات طیبہ اور اِخلاق و عادات مبارکہ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے اقوال و اعمال اور آپ کے سنن و مستحبات اور اَحکام و ارشادات اسی علم حدیث کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح خود اِسلام کی تاریخ' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے احوال اور ان کے اعمال و اقوال اور اجتہادات و استنباطات کا خزانہ بھی اسی کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔ اس بناء پر اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہے کہ اِسلام کے عملی پیکر کا صحیح مرقع اسی علم کی بدولت مسلمانوں میں ہمیشہ کے لئے موجود و قائم ہے۔ اور انشاء اللہ تاقیامت رہے گا۔

(مقدمہ تدوین حدیث مولانا مناظراحسن گیلانی رحمہ اللہ)

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ (م ۱۹۷۴ء) لکھتے ہیں کہ:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت' اِسلام کا ظہور' اس کی تبلیغ' اس راہ کی صعوبتیں' غزوات' اِسلام کا غلبہ و اقتدار' حکومت الٰہیہ کا قیام' اس کا نظام' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور آپ کی سیرت معلوم کرنے کا ذریعہ صرف حدیث ہے۔ اگر اس کو نظرانداز کر دیا جائے' تو اِسلام کی بہت سی تعلیمات اور تاریخ اِسلام کے بہت سے گوشے مخفی رہ جائیں گے۔ اس لئے احادیث نبوی اِسلام اور اِسلامی تاریخ کا بڑا قیمتی سرمایہ ہیں۔ اور اس پر ان کی عمارت قائم ہے۔

(مقدمہ تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۷)

سُنت کی تعریف :

سُنت کے لغوی معنی مروّجہ طریقہ کے ہیں۔ لیکن علمائے اِسلام کی اصطلاح میں سُنت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور دوسروں کے وہ اقوال افعال مُراد ہیں جن سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔ اور جن کو قائم و برقرار رکھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال بھی اس بنیاد پر سُنت میں داخل ہیں۔ کہ ان کے پاس اس کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی یا فعلی سند موجود ہوگی۔

اصول کی کتابوں میں مذکور ہے۔

سُنت کا اطلاق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل اور سکوت پر نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اقوال و افعال پر ہوتا ہے۔

(فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر ص ۹۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض کیا تھے۔ اور آپ کی بعثت کا مقصد کیا تھا۔ قرآن کریم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارے میں اس طرح وضاحت کی ہے۔

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِيْ الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

"وہی ہے جس نے ناخواندہ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو انہیں اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔" (الجمعہ:۲)

اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے تین فرائض بیان ہوئے ہیں۔

(۱) آیات کو پڑھنا اور سنانا۔

(۲) نفوس کا تزکیہ۔

(۳) تعلیم و تفہیم کتاب و حکمت۔

دوسری جگہ قرآن مجید نے واضح کیا۔

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

"اور ہم نے آپ پر قرآن مجید اس لئے اُتارا کہ آپ لوگوں پر اسے اچھی طرح بیان کر دیں جو ان کی طرف اُتارا گیا ہے اور تاکہ وہ غور و فکر کریں۔" (النحل:۴۴)

ایک اور آیت میں اس طرح آپ کو مخاطب کرکے فرمایا:

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلاَّ لِتُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِى اخْتَلَفُوْا فِيْهِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ

"اس کتاب کو ہم نے آپ پر اس طرح اُتارا ہے کہ آپ ان کے لئے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں اختلاف کر رہے ہیں اور یہ ایمانداروں کے لئے راہنمائی اور رحمت ہے۔" (النحل:۶۴)

لوگوں پر اچھی طرح واضح کرنا آپ کے فرائض میں اولین فرض تھا۔ اور آپ کی بعثت کا مقصد یہی تھا۔ اب کسی مسئلہ کو اچھی طرح بیان کرنا تین ہی قسم کا ہو سکتا ہے۔ اور اس کی تکمیل کے تین درجات قائم کئے جاسکتے ہیں۔

۱۔ قول سے اس کی تشریح کی جائے۔ اور اس مسئلہ کے ہر گوشہ کو سامنے رکھا جائے۔

۲۔ عمل سے مسئلہ کی وضاحت کی جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اس کے بعد سامعین کو اس پر عمل کرایا جائے۔ اگر صحیح ہو تو اس عمل کو برقرار رکھا جائے۔ اگر صحیح نہ ہو تو اس کی اصلاح کی جائے۔

یہی حدیث ہے جس کا پھیلاؤ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کے قرآنی جملہ میں سمٹ سمٹا کر جمع ہو گیا ہے۔ اس طرح یہ کہ اگر اسے کھول دیا جائے تو حدیث کا پورا وسیع ذخیرہ ہے۔

اس لئے قرآن کو تسلیم کرنا اور حدیث کا انکار کرنا حقیقتاً حدیث کا انکار نہیں بلکہ قرآن کا انکار ہے کہ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ قران ہی کا فیصلہ عظیم ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

هُوَ الَّذِىْ بَعَثَ فِى الْاُمِّيّنَ رَسُوْلاً مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِىْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ

"وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو ان کو اس کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب سکھاتا ہے۔ یقیناً یہ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں مبتلا تھے۔"

(الجمعہ:۲)

اس آیت کی تفسیر میں علمائے کرام نے لکھا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ کے ذمہ آیات قرآنی ہی کی تلاوت و تبلیغ نہیں بلکہ مسلمانوں کی تعلیم و تزکیہ بھی تھا۔ اور آپ ان کو کتاب اللہ کے ساتھ حکمت کی بھی تعلیم دیتے تھے۔ یہ حکمت اگرچہ قرآن مجید اور وحی خفی سے ماخوذ ہے۔ مگر اس سے الگ چیز ہے۔ اور وہ رسول اللہ ﷺ کے اقوال و اعمال ہیں اس لئے کتاب اللہ کے ساتھ وہ بھی مسلمانوں کے لئے واجب العمل ہیں۔

اسوۂ رسول ﷺ :

آنحضرت ﷺ کی تمام زندگی کو باعث تقلید فرمایا گیا ہے۔ اور امت کو آپ کے اسوۂ کی اتباع کی تلقین کی گئی ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں عمدہ نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے۔ اور بکثرت اللہ تعالیٰ کی یاد کرتا ہے۔"

(احزاب ۲۱)

یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے۔ کہ آپ کی ذات اور آپ کا ہر قول و فعل مسلمانوں کے لئے نمونہ عمل تھا۔

مولانا حافظ صلاح الدین یوسف صاحب اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

آپ ﷺ کے تمام اَقوال' اَفعال اور اَحوال میں مسلمانوں کے لئے آپ ﷺ کی اقتداء ضروری ہے چاہے ان کا تعلق عبادات سے ہو یا معاشرت سے یا سیاست سے زندگی کے ہر شعبے میں آپ کی ہدایات واجب الاتباع ہیں۔ (تفسیر اَحسن البیان ص ۱۱۷۲)

اطاعت رسول ﷺ :

رسول کی حیثیت اللہ تعالیٰ کے نائب کی ہوتی ہے اس کی اِطاعت درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔ اور اس کی نافرمانی دراصل اللہ کی نافرمانی ہے۔ اور قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر اطیعوا اللہ کے ساتھ ساتھ اطیعوا الرسول کا بھی حکم ہے۔

واطیعوا اللّٰہ والرّسول لعلکم ترحمون

"اور اللہ اور اس کے رسول کی اِطاعت کرو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

(آل عمران:۱۳۲)

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْآ اَطِیْعُو اللّٰہَ وَاَطِیْعُو الرَّسُوْلَ وَلاَ تُبْطِلُوْا اَعْمَالَکُمْ

اے مسلمانو! اللہ کی اِطاعت کرو۔ اور اس کے رسول کا کہا مانو۔ اور اپنے اعمال کو غارت نہ کرو۔

(محمد:۳۳)

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ

"اور تم اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ اور رسول کی اِطاعت کرتے رہو۔ اور احتیاط رکھو اعراض کرو گے تو یہ جان رکھو کہ ہمارے رسول کے ذمہ صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے۔

(مائدہ ۹۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَاَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ

"اے ایمان والو! اللہ کا اور رسول کا کہا مانو۔ اور اس (کا کہنا ماننے) سے روگردانی مت کرو۔ سنتے جانتے ہوئے۔"

(انفال:۲)

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

"ہم نے ہر ہر رسول کو صرف اس لئے بھیجا ہے کہ اللہ کے حکم سے اس کی فرمانبرداری کی جائے۔"

(نساء:۶۴)

اور رسول کی اطاعت کو خدا کی اطاعت کہا گیا ہے۔

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

"جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔"

(نساء:۸۰)

اور رسول کی اطاعت کا یہ مقام اس لئے ہے کہ:

وما يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

"اور نہ وہ اپنی خواہش سے کوئی بات کہتے ہیں وہ تو صرف وحی ہوتی ہے جو اس کو کی جاتی ہے۔" (النجم:۳،۴)

قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ایسی آیات ملتی ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت بھی فرض فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جہاں اطاعت خدا مسلمانوں پر فرض ہے۔ وہاں اطاعت رسول بھی فرض ہے۔

مسٹر طامس کارلائل (غیر مسلم) اپنی کتاب "ہیروز اینڈ ہیرور شپ" میں لکھتا ہے کہ:

"محمد (ﷺ) ایک سرگرم اور پرجوش ریفارمر تھے۔ جن کو خدا نے گمراہوں کی ہدایت کے لئے مقرر کیا تھا۔"

ایسے شخص کا کلام خود خدا کی آواز ہے۔

محمد (ﷺ) نے انتھک کوشش کے ساتھ حقانیت کی اشاعت کی۔ اور زندگی کے آخری لمحے تک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مقدس مشن کی تبلیغ جاری رکھی۔

(عصر جدید۔ ۱۸/ اگست ۱۹۲۹ء)

(بحوالہ ترغیب و ترہیب مترجم جلد اول ص ۹۲ مطبوعہ دہلی)

اللہ تعالیٰ کو آنحضرت ﷺ کی ساری زندگی اور آپ کے سارے طریقے محبوب تھے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی ساری زندگی کی قسم کھائی۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ

"تیری عمر کی قسم وہ تو اپنی بدمستی میں سرگرداں تھے۔"

(الحجر:۷۲)

اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ سے خطاب فرما کر ان کی زندگی کی قسم کھا رہا ہے۔ جس سے آپ کا شرف و فضل واضح ہے۔

مولانا عبدالقیوم ندوی لکھتے ہیں:

پس آپ کی زندگی جس کی اللہ نے قسم کھائی ۔اور آپ کے افعال جن کو اللہ نے اپنی طرف منسوب فرمایا اور آپ کے اَحکام جن کی تابعداری کے لئے مسلسل اور بار بار حکم دیئے یہی حدیث ہیں۔ اور انہی کے مجموعہ کو حدیث و سنت کے برگزیدہ نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ حیرت کہ خداوند عالم کے نزدیک تو یہ اس قدر محبوب اور پسندیدہ ہوں اور بعض مسلمان اپنے کو مسلمان کہتے ہوئے۔ ایسے غیر ضروری ناقابل عمل مخالف قرآن اور مخالف عقل اور نہ معلوم کیا کیا کہیں۔

(فہم حدیث ص:۴۷)

حجیّت حدیث :

آنحضرت ﷺ جس چیز کا حکم دیں۔ اس پر فوراً عمل کیا جائے اسی کا نام حدیث و سنت ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت رسول اللہ ﷺ کے اِتباع پر موقوف ہے اور اس کا صلہ بندوں سے اللہ کی محبت اور مغفرت ہے۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا۔" اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔"

(آل عمران:۳۱)

یعنی اِتباع رسول ﷺ کی وجہ سے تمہارے گناہ ہی معاف نہیں ہوں گے بلکہ تم محب سے محبوب بن جاؤ گے۔ اور یہ کتنا اُونچا مقام ہے کہ بارگاہ اِلٰہی میں ایک اِنسان کو محبوبیت کا مقام مل جائے۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اِرشادات نبوت کو صرف تسلیم کرلینے اور مان لینے کو ناکافی قرار دے کر اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور اس کو مدار اِیمان بھی قرار دیتا ہے۔

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

"سو قسم ہے تیرے پروردگار کی یہ مومن نہیں ہوسکتے۔ جب تک کہ تمام آپس کے اِختلاف میں تجھ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے ان میں کر دیں۔ ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں۔ اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں۔"

(نساء:٦٥)

اس آیت کی تفسیر میں حافظ صلاح الدین یوسف صاحب لکھتے ہیں کہ:

یہ آیت بھی منکرین حدیث کے لئے تو ہے ہی دیگر افراد کے لئے بھی لمحہ فکریہ ہے جو قول امام کے مقابلے میں حدیث صحیح سے انقباض ہی محسوس نہیں کرتے۔ بلکہ یا تو کھلے لفظوں میں اسے ماننے سے اِنکار کر دیتے ہیں۔ یا اس کی درواز کار تاویل کرکے یا ثقہ راویوں کو ضعیف باور کرا کے مسترد کرنے کی مذموم سعی کرتے ہیں۔

(تفسیر احسن البیان: ص ۲۳۳، ۲۳۴)

دوسری جگہ قرآن مجید میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔

وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

"رسول نے جو کچھ تمہیں حکم دیا ہے اسے پکڑے رہو۔ جس سے اس نے روکا ہے اس سے رُک جاؤ۔"

(الحشر:۷)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات کی روشنی میں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید کو تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ اور جس طرح قرآن مجید کے اَحکام پر عمل کرنا مدار ایمان ہے۔ اسی طرح حدیث کے ارشادات و اَحکامات پر بھی عمل کرنا مدار ایمان ہے اور قرآن مجید کو بغیر حدیث کے تسلیم کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی کلام کو تسلیم کرکے اس کے مفہوم سے انکار کرنا طفلانہ حرکت ہے۔ ؎

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن

پس حدیث مصطفٰی برجاں مسلم داشتن

حدیث قرآن کی شرح ہے :

قرآن مجید اگرچہ ایک واضح اور کھلی ہوئی کتاب ہے اس میں کسی قسم کا غموض و خفا نہیں ہے۔ لیکن اس میں اِسلام کی تعلیمات کی پوری تفصیل اور تمام جزئیات کا احاطہ نہیں ہوسکتا تھا۔ اس لئے بہت سے اَحکام مجمل یا کلیات کی شکل میں ہیں۔ جن کی وضاحت و تشریح اور کلیات سے جزئیات کی تشریح رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول و عمل سے فرمائی۔

قرآن مجید باوجود اپنی جامعیت اور جملہ ضروریہ پر حاوی ہونے کے زیادہ تر اِیمان و عقائد اور اصول دین بیان کرتا ہے۔ اس لئے اس کی حیثیت ایک بنیادی قانون اور دستور آساسی کی ہے۔ اسے تفصیلی شکل دینا اور اس کی دفعات کی وضاحت کرنا یہ دراصل حدیث کا کام ہے۔ اور یہ کام بھی رسول اللہ ﷺ کے سپرد خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

قرآن مجید میں اِرشاد ہے۔

"اور ہم نے آپ پر قرآن اُتارا ہے۔ تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ہیں آپ انہیں وہ مضامین خوب سمجھا دیں۔"

(النحل ۴۴)

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق پوری طرح محفوظ ہے۔ تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ متن تو محفوظ رہے۔ اور اس کی شرح ضائع ہو جائے تو بتائیے کہ اس کتاب کے محفوظ رہنے کا کیا فائدہ ہے۔

علمائے اِسلام نے کبھی بھی قرآن مجید کو حدیث سے آزاد ہو کر نہیں دیکھا اِمام اوزاعی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے امام مکحول سے نقل کیا ہے۔

"الکتاب احوج الی السنة من السنة الی الکتاب

"کتاب اللہ سنت کی اِس سے کہیں زیادہ محتاج ہے جتنی کہ سنت کتاب اللہ کی محتاج ہے۔

(جامع بیان العلم ج ۲، ص۱۹)

امام شاطبی فرماتے ہیں۔

فکان السنة بمنزلة التفسیر والشرح لمعانی اَحکام الکتاب

"پس گویا سنت کتاب اللہ کے اَحکام کے لئے بمنزلہ تفسیراور شرح کے ہے۔"

(ترغیب و ترہیب ج اول ص ۹۶)

مشہور حنفی عالم اور شارح مشکوۃ ملا علی قاری لکھتے ہیں:

دنیا و عقبیٰ کی کامیابی کا راز کتاب اللہ کی تابعداری میں مضمر ہے۔ اور کتاب اللہ کی تابعداری موقوف ہے۔ نبی کریم ﷺ کی تابعداری اور آپ کے طرز زندگی کو پہچاننے اور اس پر عمل پیرا ہونے پر بس کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ ازروئے شریعت آپس میں لازم و ملزم ہیں۔ ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوسکتے۔

(ترغیب و ترہیب مترجم ج ا ص ۱۹۸)

اگر حدیث کو قرآن سے علیحدہ کر دیا جائے۔ تو بہت سے اَحکام تشنہ رہ جائیں گے۔ اور ان کا سمجھنا اور ان پر عمل کرنا بہت دشوار ہو جائے گا۔ جس طرح قرآن کے اوامر و نواہی کا ماننا ضروری ہے۔ اسی طرح حدیث کے اوامر و نواہی کو ماننا بھی ضروری ہے قول رسول کا نام حدیث ہے۔ عمل متواتر کا نام سنت ہے۔ اور کلام اللہ کے بعد اسی حدیث و سنت کا درجہ ہے۔

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی م ۱۹۷۴ء لکھتے ہیں۔

درحقیت اِسلام کی پوری عمارت قرآن مجید اور احادیث نبوی پر قائم ہے وہ کلام اللہ کی تفسیر بھی ہے اس کے اجمال کی تفصیل بھی اس کے کلی احکام کے جزئیات کی تفریع اور اسلام کے قرن اول کی تاریخ بھی اس کے بغیر اِسلام کی تعلیم اور اس کی ابتدائی تاریخ کے بہت سے اوراق سادہ رہ جاتے ہیں۔ اِسلام کے ارکان اربعہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ کے تفصیلی احکام بھی نہیں معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور نہ اس کو حدیث کی مدد کے بغیر ادا کیا جاسکتا ہے۔ ان کے صرف کلی اَحکام قرآن مجید میں ہیں اسکی تفصیل حدیث و سنت سے معلوم ہوتی ہے یہی حال اکثر اوامر نواہی اور حلال و حرام کا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مقدمہ تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۶)

مولانا عبدالقیوم ندوی لکھتے ہیں کہ:

حدیث سے اگر قطع نظر کر لیا جائے تو اسلامی زندگی کا بقاء ایک دن بھی متصور نہیں ہو سکتا ہے۔ وضو اور اس کے مسائل، نماز کی تفصیلات نماز کی رکعات، اسی طرح، حج، زکوۃ، روزہ جہاد اور دیگر اہم ضروری مسائل یا اسلام کی تفصیلات سے ہم کو قطعی طور پر محروم ہونا پڑے گا۔ اس لئے ایک مسلمان کے لئے حدیث سے استغناء کلیتہ ناممکن اور محال ہے۔

(فہم حدیث: ص ۵۰)

حدیث کے بغیر قرآن مجید کے بعض مقامات کا سمجھنا محال ہے:

قرآن مجید میں بعض مقامات ایسے ہیں کہ جن کو حدیث کے بغیر سمجھنا محال ہے اور اللہ تعالی نے آپ ﷺ پر واضح کر دیا تھا۔

اور ہم نے آپ ﷺ پر قرآن اتارا ہے۔ تاکہ جو مضامین لوگوں کے پاس بھیجے گئے ہیں۔ آپ ﷺ انہیں وہ مضامین خوب سمجھا دیں اور تاکہ وہ خود بھی اُن پر غور و فکر کیا کریں۔

(النحل: ۴۴)

ہم یہاں چند ایسی مثالیں پیش کرتے ہیں۔ کہ بغیر حدیث کی مدد کے ان کا مفہوم اور مطلب مبہم رہ جاتا ہے۔ اور بڑی حد تک تشنہ رہ جائے گا۔

مثلاً۔

فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ۔

پھر ان ظالموں نے اس بات کو جو ان سے کہی گئی تھی۔ بدل ڈالا ہم نے بھی ان ظالموں پر ان کے فسق و نافرمانی کی وجہ سے آسمانی عذاب نازل کیا۔

(بقرہ: ۵۹)

قرآن مجید نے وہ کلمات تو ذکر کئے ہیں۔ جن کے کہنے کا انہیں حکم دیا گیا تھا۔

وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ جب دروازے میں داخل ہو۔ تو حِطَّةٌ (ہمارے گناہ بخش دے) لیکن اُنھوں نے انہیں بدل دیا۔ اور قرآن مجید نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اس کی وضاحت حدیث میں آتی ہے۔ جو صحیح بخاری و مسلم میں ہے۔ کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی ﷺ نے فرمایا ان کو حکم دیا گیا تھا کہ سجدہ کرتے ہوئے داخل ہوں۔ لیکن وہ سرینوں کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے داخل ہوئے۔ اور حِطَّةٌ کی بجائے حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ (یعنی گندم بالی میں) کہتے رہے اس سے ان کی سرتابی و سرکشی کا جو ان کے اندر پیدا ہو گئی تھی۔ اور احکام الٰہی سے تمسخر واستہزا کا جس کا ارتکاب انہوں نے کیا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ واقعہ یہ ہے جب کوئی قوم اخلاق و کردار کے لحاظ سے زوال پذیر ہو جائے تو اس کا معاملہ پھر احکام الٰہیہ کے ساتھ اس طرح کا ہو جاتا ہے۔

(تفسیر احسن البیان: ص۲۶)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ

یقیناً ہم نے آپ کو سات آیات دے رکھی ہیں کہ دہرائی جاتی ہیں۔ اور عظیم قرآن بھی دے رکھا ہے۔

(الحجر:۸۷)

یہ "سبع مثانی" کیا ہے۔ حدیث نے اس کی وضاحت کی ہے کہ "سبع مثانی" سورہ فاتحہ ہے۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ رب العالمین سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو میں دیا گیا ہوں۔ (صحیح بخاری، تفسیر سورۃ حجر)

(تفسیر احسن البیان ص:۷۲۴)

مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۹۵۸ء) لکھتے ہیں۔

اور بلاشبہ ہم نے تمہیں دہرائی جانے والی آیتوں میں سے سات آیتوں کی صورت عطا فرمائی ہے۔ (یعنی سورۃ فاتحہ) اور قرآن عظیم اور اس کا دہرا دہرا کر نماز میں پڑھنا تمہارے لئے کفایت کرتا رہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۲ ص ۳۰۵)

اس کی تفسیر میں مولانا آزاد مرحوم لکھتے ہیں:

احادیث سے ثابت ہے کہ یہاں سبعا من المثانی سے مقصود سورۃ فاتحہ ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۲ ص۳۰۶)

مولانا سید مودودیؒ (۱۹۷۹ء) لکھتے ہیں۔

ہم نے تم کو سات ایسی آیتیں دے رکھی ہیں یہ بار بار دہرائی جانے کے لائق ہیں۔ اور تمہیں قرآن عظیم عطا کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تفسیر میں سید مودودی لکھتے ہیں۔

یعنی سورۃ فاتحہ کی آیات۔ اگرچہ بعض لوگوں نے اس سے مُراد سات بڑی سورتیں بھی لی ہیں۔ جن میں دو سو آیتیں ہیں۔ یعنی البقرہ' آل عمران' النساء' المائدہ' الانعام' الاعراف اور یونس یا انفال یا توبہ۔ لیکن سلف کی اکثریت اس پر متفق ہے۔ کہ اس سے سورۃ فاتحہ مراد ہے۔ بلکہ امام بخاری نے دو مرفوع روایتیں بھی اس امر کے ثبوت میں پیش کی ہیں کہ خود نبی ﷺ نے سبع من المثانی سے مُراد سورۃ فاتحہ لی ہے۔

(تفہیم القرآن جلد ۲:ص ۵۱۷)

صحابہ کرام باوجود اہل زبان ہونے کے بہت سی آیات کا مطلب آنحضرت ﷺ کی رہنمائی کے بغیر نہیں سمجھ سکے:

احادیث میں کئی ایسے واقعات کا ذکر ملتا ہے۔ کہ صحابہ کرام اہل زبان ہونے کے باوجود بہت سی آیات کا مطلب آپ ﷺ کی رہنمائی کے بغیر نہیں سمجھ سکے۔ مثلاً۔

وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

"اور کھاتے پیتے رہو۔ (سحر میں) یہاں تک کہ تمہارے سامنے صبح کا سفید ڈورا سیاہ ڈورے سے ممتاز ہو جائے۔"

یہاں سفید ڈورے سے صبح صادق کا نور اور کالے ڈورے سے رات کی تاریکی مراد ہے۔

لیکن حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کا خود بیان ہے کہ میں نے دو دھاگے ایک سیاہ اور ایک سفید لئے۔ اور رات کو تکیہ کے نیچے رکھ کر سو گیا۔ اور سحر کے وقت ان دونوں کو دیکھتا رہا۔ جب اتنی روشنی پھیل گئی۔ کہ دونوں دھاگوں کا رنگ الگ الگ محسوس ہونے لگا۔ تو میں کھانے پینے سے رُک گیا۔ صبح دن چڑھے میں نے اس کا تذکرۃ آنحضرت ﷺ سے کیا اور ساری کیفیت بیان کی۔ تو آپ نے مزاحیہ انداز میں فرمایا۔

اچھا تمہارا تکیہ بڑا طویل و عریض ہے۔ کہ (شب کی تاریکی اور صبح صادق کی روشنی کو محیط ہو گیا) پھر آپ نے فرمایا کہ اس سے رات کا اندھیرا (یعنی صبح کاذب) اور دن کا اُجالا (یعنی' صبح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق) مُراد ہے۔

تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۶۲

(مکتبہ قدوسیہ لاہور)

خود قرآن مجید نے حدیث نبوی ﷺ کو مثبت اَحکام کے طور پر تسلیم کیا ہے :

قرآن مجید میں چند ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ کسی واقعہ یا کسی دینی عمل کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ عمل نزول قرآن کے زمانہ میں ایک دینی عمل کی حیثیت سے رائج تھا۔ حالانکہ قرآن مجید میں کہیں اس عمل کا حکم نہیں دیا گیا۔ اس لئے یہ بات تسلیم کرنی پڑے گی۔ کہ یہ حکم حدیث و سنت سے ثابت ہوا تھا۔ مثلاً۔

وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ

"اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو۔ تو وہ اسے ہنسی کھیل ٹھہرا لیتے ہیں۔ یہ اس واسطے کہ بے عقل ہیں۔"

(المائدہ:۵۸)

یہاں اذان کا ذکر بطور حکایت کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت کے نزول سے قبل اذان شروع ہو چکی تھی۔ حالانکہ کسی آیت قرانی سے اذان کی مشروعیت ثابت نہیں۔

اس آیت کی تفسیر میں مفسر قرآن مولانا حافظ صلاح الدین یوسف لکھتے ہیں کہ:

"حدیث میں آتا ہے کہ جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو گوز مارتا ہوا بھاگ جاتا ہے۔ جب اذان ختم ہوتی ہے تو پھر آجاتا ہے۔ تکبیر کے وقت پھر پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے۔ جب تکبیر ختم ہو جاتی ہے تو پھر نمازیوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے (الحدیث صحیح بخاری کتاب الاذان' صحیح مسلم کتاب الصلوۃ) شیطان ہی کی طرح شیطان کے پیروکاروں کو اذان کی آواز اچھی نہیں لگتی۔ اس لئے وہ اس کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ بھی قرآن کی طرح دین کا ماخذ اور اسی طرح حجت ہے کیونکہ قرآن نے نماز کے لئے "ندا" کا ذکر کیا ہے لیکن یہ "ندا" کس طرح دی جائے گی۔ اس کے الفاظ کیا ہوں گے۔ یہ قرآن کریم میں کہیں نہیں ہے۔ یہ چیزیں حدیث سے ثابت ہیں۔ جو اس کی حجیت اور ماخذ دین ہونے پر دلیل ہیں۔ حجیت حدیث کا مطلب: حدیث کے ماخذ دین اور حجت شرعیہ ہونے کا مطلب ہے کہ جس طرح قرآن کریم کی نص سے ثابت ہونے والے اَحکام و فرائض پر عمل کرنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری اور ان کا انکار کفر ہے۔ اسی طرح حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہونے والے اَحکام کا ماننا بھی فرض' ان پر عمل کرنا ضروری اور ان کا انکار کفر ہے۔ تاہم حدیث کا صحیح مرفوع اور متصل ہونا ضروری ہے۔ صحیح حدیث چاہے متواتر ہویا آحاد' فعلی ہو یا تقریری یہ سب قابل عمل ہیں۔ حدیث کا خبرواحد کی بنیاد پر یا قرآن سے زائد ہونے کی بنیاد پر یا ائمہ کے قیاس و اجتہادات کی بنیاد پر یا راوی کی عدم فقاہت کے دعویٰ کی بنیاد پر یا عقلی استحالے کی بنیاد پر یا اسی قسم کے دیگر دعوؤں کی بنیاد پر رد کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ سب حدیث سے اعراض کی مختلف صورتیں ہیں۔

(تفسیر احسن البیان: ص۳۱۱)

(۲) آنحضرت ﷺ کو منافقین پر نماز جنازہ پڑھنے سے ان الفاظ میں روکا گیا ہے۔

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ

"ان میں سے کوئی مرجائے تو آپ اس کے جنازہ کی ہرگز نماز نہ پڑھیں۔ اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہوں۔"

(التوبہ:۸۵)

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت کے نزول سے قبل نماز جنازہ مشروع ہوچکی تھی۔ لیکن قرآن مجید کی کسی آیت سے اس کا ثبوت نہیں پیش کیا جاسکتا۔ اس لئے یہ تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ نماز جنازہ سنت کے ذریعہ مشروع ہوئی تھی۔

حدیث و سنت کا ایک زبردست موید امت کا تعامل ہے :

حدیث و سنت ایک زبردست موید امت کا تعامل ہے اور دین کا جو مجموعی خاکہ آج کل مسلمانوں میں رائج ہے۔ دور رسالت سے لے کر آج تک بغیر کسی وقفہ کے مسلسل چلا آرہا ہے۔ حدیث کی کتابوں میں جو کچھ ہے وہ اہل اِسلام کے موجودہ علمی ڈھانچہ سے علیحدہ کوئی اور چیز نہیں ہے اور جس طرح آنحضرت ﷺ کے دور میں ان کی موجودگی میں شروع ہوا۔ آج تک مسلسل اسی طرح چلا آرہا ہے۔ اور اس سے زیادہ حدیث نبوی ﷺ کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہوسکتی ہے۔

علمائے حدیث نے بلاشبہ جتنی روایات کتابوں میں درج کی ہیں سندوں کے ساتھ جمع کی ہیں۔ اور سند ہی صحت و عدم صحت کا معیار بنایا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلاف کی نظر میں حدیث نبوی (ﷺ) کا مقام و مرتبہ :

حدیث نبوی ﷺ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین، تبع تابعین اور ائمہ عظام و محدثین کرام کی نظر میں کیا مرتبہ و مقام تھا۔ اس کا اندازہ ذیل میں ان کے ارشادات سے لگا سکتے ہیں۔ جو انہوں نے حدیث نبوی کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

مولانا عبدالغفار حسن لکھتے ہیں:

قابل اعتماد روایات اور مستند اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ کہ معتزلہ اور خوارج میں سے چند افراد کے سوا پوری امت کا اس پر اتفاق ہے۔ کہ قرآن حکیم کے بعد اسلامی قانون کا ماخذ رسول اللہ ﷺ کی احادیث ہیں۔

(عظمت حدیث: ص ۲۸۲)

اس سلسلہ میں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حدیث نبوی (ﷺ) کے مرتبہ و مقام کے متعلق صحابہ کرام اور سلف صالحین کے مستند اقوال اور ان کی زندگی کے عملی نمونے پیش کئے جائیں۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ :

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کوئی مسئلہ آتا۔ پہلے وہ کتاب اللہ میں اس کا حل تلاش کرتے اگر وہاں نہ پاتے۔ تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت کی طرف رجوع کرتے۔ اگر اس موقع پر بھی ناکام رہتے۔ تو پھر لوگوں سے دریافت کرتے کہ کیا اس معاملہ میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کا کسی کو علم ہے۔ بارہا ایسا ہوا ہے کہ اس طرح سوال کرنے پر لوگوں نے آنحضرت ﷺ کے فیصلے کی اطلاع آپ کو دی۔

(عظمت حدیث: ۲۸۲)

حافظ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ء) نے تاریخ الخلفاء میں درج ذیل مزید الفاظ نقل کئے ہیں کہ:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس قسم کے مواقع پر لوگوں سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن کر خوشی سے یہ فرماتے:

الحمد لله الذی جعل فینا من یحفظ عن نبینا

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہم میں سے ایسے لوگوں کو باقی رکھا ہے جن کے سینوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہمارے نبی ﷺ کی سنت محفوظ ہے۔

(تاریخ الخلفاء ص ۳۹ بحوالہ عظمت حدیث:۲۸۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ :

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

آئندہ ایسے لوگ وجود میں آئیں گے۔ جو قرآنی آیات کے بارے میں شبہات پیدا کرکے تم سے بحث و مجادلہ کریں گے۔ ایسی لوگوں پر تم سنن و احادیث کے ذریعے گرفت کرو۔ اس لئے کہ سنن والے اللہ کی کتاب کا زیادہ علم رکھتے ہیں۔

مقدمہ المیزان للشعرانی:ص ۶۲ (عظمت حدیث ۲۸۵)

ایک دوسرے موقع پر حضرت عمر فاروق نے اِرشاد فرمایا۔

لوگو! تمہارے لئے سنت مقرر کی گئی ہے فرائض و اَحکام متعین کر دیئے گئے ہیں۔ تمہارے لئے روشن راستہ بنا دیا گیا ہے۔ اِلا اگر یہ کہ تم لوگوں کی وجہ سے دائیں بائیں بھٹک جاؤ۔

(عظمت حدیث:ص ۲۸۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ :

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا خیال تھا۔ کہ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے تو وہ جہاں چاہے عدت گزار سکتی ہے۔ لیکن حضرت ابو سعید خدری کی بہن فریعہ بنت مالک نے اپنا واقعہ پیش کیا۔ کہ میرا شوہر قتل کیا گیا تھا۔ تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا تو آپ نے شوہر کے مقام پر عدت گزارنے کا حکم دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اسی روایت کے مطابق فیصلہ کیا۔

(موطا اِمام مالک)

حضرت علی رضی اللہ عنہ :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس چند مرتد افراد لائے گئے۔ تو آپ نے ان کو آگ میں جلانے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حدیث پیش کی۔ کہ آنحضرت ﷺ کا اِرشاد ہے۔

من بدل دینہ‘ فاقتلوہ‘

”یعنی جو اپنا دین بدلے (یعنی مرتد ہو جائے) تو اس کو قتل کیا جائے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سن کر فرمایا۔ صدق ابن عباس (یعنی ابن عباس نے سچ کہا ہے)۔“

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جامع ترمذی)

تابعین و تبع تابعین و ائمہ عظام :

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد تابعین' تبع تابعین اور ائمہ عظام اور محدثین کرام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو جو مقام و مرتبہ عطا کیا۔ وہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

امام زہری فرماتے ہیں۔

الاعتصام بالسنن نجاة

"سنت پر عمل کرنے ہی میں نجات ہے۔"

(ترجمان السنۃ: ج۱ ص ۱۳۸)

امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ:

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث ثابت ہو جائے تو اس کی موجودگی میں کسی اور کا کچھ کہنا درست نہیں ہے۔

(فہم قرآن: ص۹۲)

اِمام ابن حزم الظاہری الاندلسی فرماتے ہیں کہ:

دنیا میں اس سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ایک شخص قرآن مجید کو کتاب اللہ ماننے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی قائل ہو۔ اور اس کے باوجود احادیث واخبار کے حجت ہونے سے انکار کرے۔

(ترغیب و ترہیب مترجم: جلد۱ ص ۱۲۵)

ائمہ اربعہ :

ائمہ اربعہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشادات ملاحظہ فرمائیں۔

اما ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ:

اگر سنت کا وجود نہ ہوتا تو ہم میں سے کوئی بھی قرآن مجید کا فہم حاصل نہ کر سکتا۔

امام مالک فرماتے ہیں کہ:

ہر شخص کی بات کو اختیار بھی کیا جاسکتا ہے اور چھوڑا بھی جاسکتا ہے۔ سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ آپ کے ہر قول کو بہرحال تسلیم کرنا ہی پڑے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

تمام مسلمانوں کا اس پر اتفاق ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی سنت سامنے آجائے تو پھر اس بات کی گنجائش نہیں رہتی۔ کہ کسی امتی کے قول کی بنا پر ترک کر دیا جائے۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ:

جس نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو رد کیا۔ وہ ہلاکت و تباہی کے کنارے پر پہنچ گیا۔

)(عظمت حدیث ص ۲۹۱' ۲۹۲)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ :

امام ابو حامد محمد بن محمد' بن محمد غزالیؒ (۵۰۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کا قول حجت اور دلیل ہے۔ اس بنا پر کہ معجزات نے آپ کی راست بازی کی شہادت دی ہے- اور اس بنا پر کہ اللہ تعالٰی نے آپ کی اتباع کا حکم دیا ہے۔ اور اس بنا پر بھی کہ آپ اپنی خواہش سے کچھ نہیں فرماتے۔ بلکہ وہی کچھ آپ کی زبان مبارک سے نکلتا ہے۔ جو آپ کی طرف وحی کیا جاتا ہے۔ لیکن وحی کے دو حصے ہیں۔

ایک کا نام "الکتاب ہے" جو تلاوت کی جاتی ہے-

دوسرے کا نام سنت ہے جس کی تلاوت مقصود نہیں ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا قول ان تمام لوگوں پر لازمی حجت ہے۔ جنھوں نے براہ راست آپ سے سنا۔ لیکن ہمارا معاملہ یہ ہے- کہ ہمیں آپ کے ارشادات دو طریقے سے پہنچے ہیں۔

۱- تواتر کے ذریعہ

۲- آحاد کے ذریعہ

اور خبر واحد پر عمل کا وجوب دلیل قطعی (آیات قرآنی) نے واجب قرار دیا ہے-

(عظمت حدیث:ص ۲۹۴)

امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ :

امام ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) کے نزدیک ہر سنت مستقل حجت ہے خواہ قرآن کی شارح یا مفسر ہو یا نہ ہو۔

امام صاحب سنت کی تین قسمیں قرار دیتے ہیں۔ اور تینوں کو حجت تسلیم کرتے ہیں۔

۱- وہ سنت متواترہ جو ظاہر قرآن کی مخالف نہ ہو۔ بلکہ اس کی مفسر ہو۔ مثلاً نمازوں کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعداد، یا نماز کی رکعتوں کی تعداد، یا زکوٰۃ کا نصاب، اور اس کے نواح و فرائض، حج اور قربانی کی صفت، عمرہ اور اس کے ارکان یہ اور اس طرح کے دوسرے اَحکام صرف سنت ہی سے معلوم ہوسکتے ہیں اور علمائے کرام کا اس پر اجماع ہے۔ کہ یہ قران کا تتمہ اور تکملہ ہیں پس جو ان کی حجت کا انکار کرتا ہے۔ وہ علم دین کا انکار کرتا ہے اور رکن اِسلام کو منہدم کرتا ہے۔ اور اِسلام کا حلقہ اپنی گردن سے اُتار پھینکتا ہے۔

۲۔ ایسی سنت متواترہ جو قرآن کی تفسیر نہیں کرتی۔ نہ ظاہر قرآن کے خلاف ہے لیکن ایسے حکم کی حامل ہے۔ جو قرآن میں منصوص نہیں ہے جیسے زانی کے لئے سنگساری کی سزا۔ یا نصاب سرقہ کی تعین۔ تمام سلف امت اس قسم کی سنت پر بھی عمل ضروری سمجھتے ہیں۔ سوائے خوارج کے۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ سے تواتر سے مروی سنتیں۔ تلقی بالقبول کی حیثیت سے یا یہ کہ ثقات نے ان کو روایت کیا ہے۔ ان کے بارے میں بھی اہل علم فقہ، حدیث و تصوف کا اتفاق ہے کہ ایسی حدیث قابل قبول ہیں۔ اور ان کی اتباع واجب ہے۔

(حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ (اُردو) ص ۶۷۳)

شاہ ولی اللہ دہلوی :

امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) حدیث نبوی ﷺ کی عظمت و اہمیت کے بارے میں اپنی کتاب "حجۃ اللہ البالغہ" میں لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ ہمارے پاس آنحضرت ﷺ کی حدیث کے علاوہ اور دوسرا کوئی ذریعہ موجود نہیں۔ جس میں شریعت کے اَحکام معلوم کئے جائیں۔ جہاں تک مصالح کا تعلق ہے۔ وہ غور و فکر اور تجربہ سے بھی معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی احادیث معلوم کرنے کا صرف یہی ایک ذریعہ ہے کہ وہ روایتیں بہم پہنچیں۔ جن کی سند آپ تک پہنچتی ہو۔

(حجۃ اللہ البالغہ ج ۱ ص ۱۳۳)

علامہ اقبال :

علامہ اقبالؒ (۱۹۳۸ء) کو منکرین حدیث اپنے گروہ میں شامل کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ مرحوم پر سراسر بہتان عظیم ہے۔ وہ دینِ مبین میں سنت کو شرعی حجت مانتے تھے۔ اور اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی نثر و نظم گواہ ہے۔

مسلمانوں کے زوال کا سبب بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کے زوال کا سبب سنت نبوی ﷺ کو چھوڑ دینا ہے۔

تاشعار مصطفی از دست رفت
قوم را رمز حیات از دست رفت
لانبی بعدی زاحسان خدا است
پردہ ناموس دین مصطفی است

رسول اکرم ﷺ کا یہ ارشاد "لانبی بعدی" میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ہم پر خدا کا ایک بہت بڑا احسان ہے یہ حدیث دین مصطفیٰ (اسلام) کے لئے باعث عزت و توقیر ہے۔

(معارف اقبال: ص ۷۰)

کتابت حدیث :

کتابت حدیث کے بارے میں منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کتابت حدیث سے روک دیا تھا۔

اور اس سلسلہ میں درج ذیل حدیث پیش کرتے ہیں:

عن ابی سعید الخدری ان رسول ﷺ قال الاتکتبو اعنی غیر القرآن ومن کتب غیر القرآن فلیمحه و حدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده' من النار

(صحیح مسلم جلد ۲: ص ۴۱۴)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مجھ سے قرآن کے علاوہ نہ لکھو۔ اور جس نے مجھ سے قرآن کے علاوہ لکھا ہے اسے مٹا دے مجھ سے حدیث بیان کرو۔ تو کوئی حرج نہیں ہے۔ اور جس نے مجھ پر عمداً جھوٹ بولا۔ وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

اس حدیث کی تشریح میں مولانا عبدالغفار حسن لکھتے ہیں۔

عام طور پر منکرین حدیث اس روایت کا پہلا اور دوسرا فقرہ بڑے زور شور سے پیش کرتے ہیں۔ لیکن تیسرے فقرے کو بالکل پی جاتے ہیں اولاً یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ اس روایت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابت حدیث کی ممانعت سے یہ کہاں لازم آیا۔ کہ حدیث دینی حجت نہیں ہے۔ جب کہ اس کے متصل ہی "حَدِّثُوْا عَنِّي وَلَاحَرَجَ" موجود ہے۔
ثانیاً آپ کا یہ حکم وقتی اور عارضی تھا۔ نہ کہ دائمی اور مستقل، مصلحت یہ تھی کہ اگر ابتدائی دور میں قرآن و سنت دونوں کے قلم بند کرنے کا رواج عام ہو گیا۔ تو قرآن و حدیث کے مابین امتیاز نہ ہو سکے گا۔ اُس وقت بعد کے زمانہ کی طرح کاغذ اور کتابت کی سہولت نہ تھی۔ لوگ عام طور پر ہڈیوں، پتھر کے سلوں اور صاف ستھرے چمڑوں پر لکھا کرتے تھے۔ کاتبوں کی تعداد بھی بہت ہی کم تھی۔ اس بنا پر قرآن و سنت دونوں کی کتابت و ترتیب کا اہتمام اس شکل میں تقریباً ناممکن تھا۔ کہ دونوں کے مابین پوری طرح امتیاز برقرار رکھا جاسکے۔ آپ کے اس حکیمانہ ارشاد سے ایک طرف قرآن حکیم کی امتیازی شان اپنی جگہ برقرار رہی۔ اور دوسری طرف سنت کی ایک الگ حیثیت بھی واضح ہو گئی۔

(عظمت حدیث:۲۴۶)

یہ ایک تاریخی جھوٹ ہے کہ حدیث کی کتابت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نہیں ہوئی اور نہ صحابہ کرام نے احادیث کو قلمبند فرمایا۔ بلکہ حافظہ میں محفوظ رکھا۔
حالانکہ خود رسول اللہ ﷺ نے کتابت حدیث کی نہ صرف اجازت دی۔ بلکہ آپ صحابہؓ کرام کو اس کی ترغیب دیا کرتے تھے اور متعدد صحابہؓ کرام نہایت اہتمام سے احادیث لکھا کرتے تھے۔

۱- جامع ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے حدیث سنتا ہوں۔ وہ مجھے اچھی معلوم ہوتی ہے۔ لیکن بھول جاتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا۔

"اپنے داہنے ہاتھ سے مدد لو۔ (یعنی لکھ لیا کرو) اور اپنے ہاتھ سے لکھنے کا اِرشاد فرمایا۔"

(جامع ترمذی جلد ۲: ص ۱۰۷)

اس حدیث سے ثابت ہوا۔ کہ آپ نے کتابت حدیث کی اِجازت مرحمت فرمائی۔
آنحضرت ﷺ احادیث کی نشر و اشاعت کی ترغیب فرمایا کرتے تھے۔
حجتہ الوداع کے مشہور خطبہ میں رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا۔ کہ جو لوگ حاضر ہیں۔ وہ غیر حاضر لوگوں کو میری حدیثیں پہنچادیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لازم ہے کہ حاضر غائب کو پہنچا دے۔ اس لئے کہ بعض وہ لوگ جن تک (میرا کلام) پہنچایا جائے۔ ہو سکتا ہے وہ ان لوگوں سے اُس حدیث کے زیادہ محافظ ہوں۔ جنہوں نے مجھ سے سنا ہے۔

(صحیح بخاری جلد ۲:ص ۵۴)

فتح مکہ کے موقع پر آنحضرت ﷺ نے انسانی حقوق وغیرہ کے اہم مسائل پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ حاضرین میں سے ایک شخص ابو شاہ یمنی نے درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ مجھے لکھ دیجئے۔ تو آپ نے حکم فرمایا۔

اکتبوا لابی شاہ

"یہ خطبہ ابو شاہ کے لئے قلمبند کر دو۔"

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوری (۱۹۷۴ء) لکھتے ہیں۔

آپ نے حدیثوں کی کتابت کا بھی حکم دیا ہے۔ بعض لوگوں کے لئے حدیثیں لکھوائی بھی ہیں حدثوا عنی ولا حرج۔ اکتبو لابی شاہ۔ حجتہ الوداع میں آپ نے خطبہ دیا تھا۔ جو اِسلام کے بہت سے اساسی اَحکام پر مشتمل ہے۔ اسے دوسروں تک پہنچانے کا عام حکم دیا تھا۔

چنانچہ حدیث کی ان تمام کتابوں میں جن میں اس خطبہ کا ذکر ہے۔ آپ کا ارشاد **فلیبلغ الشاہد الغائب** بھی ہے۔ یعنی جو لوگ اس وقت موجود ہیں۔ وہ ان لوگوں تک ان اَحکام کو پہنچا دیں۔ جو موجود نہیں ہیں۔ اسی کا نام روایت حدیث ہے۔ (مقدمہ تذکرۃ المحدثین جلد ا ص ۷)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ ﷺ ہم آپ کی بہت سی باتیں سنتے ہیں تو کیا ہم انہیں لکھ لیا کریں۔ فرمایا

اکتبوا ولا حرج

"لکھ لیا کرو۔ کوئی حرج نہیں۔" (کتابت حدیث:ص ۶۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

قیدوالعلم قلت وما تقلیدہ' قال کتابتہ'

"علم کو قید کرو۔ میں نے پوچھا۔ علم کی قید کیا ہے آپ نے فرمایا اسے۔ لکھنا۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتابت حدیث: ص۶۸)

ان حدیثوں میں کتابت حدیث کا حکم کسی خاص فرد کے لئے نہیں۔ بلکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لئے عام ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت و اشاعت کا حکم دیا ہے۔ اور مبلغ حدیث کے لے دعا فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو سرسبز و شاداب رکھے۔ جس نے ہم سے ایک حدیث سنی اس کو محفوظ رکھا۔ اور اس کو دوسروں تک پہنچایا۔ کیونکہ بسا اوقات علم کا حامل اس کو ایسے شخص تک پہنچاتا ہے۔ جو اس سے زیادہ سمجھ دار ہوتا ہے۔ اور وہ خود سمجھدار نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داؤد جلد دوم: کتاب العلم باب فضل نشر العلم)

احادیث کے تحریری مجموعے :

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے احادیث کے کئی چھوٹے بڑے تحریری مجموعے تیار کرلئے تھے۔ ہم یہاں چند ان مجموعوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جو دور رسالت یا دور صحابہؓ میں خود صحابہؓ کرام کے ہاتھوں جمع ہوئے تھے۔

الصحیفہ الصادقہ :

یہ مجموعہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہ کر مرتب کیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص خود بیان کرتے ہیں:

میں جو بات بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد رکھنا چاہتا تھا اسے لکھ لیا کرتا تھا۔ قریش نے مجھے روکا اور کہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بات بھی سنتے ہو لکھ لیتے ہو۔ حالانکہ وہ بشر ہی تو ہیں ۔ بشر کی طرح وہ بھی کبھی غصے میں ہوتے ہیں (ہو سکتا ہے کہ غصہ کی حالت میں ان کے منہ سے کوئی بات خلاف حق نکل جائے)۔

حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہی۔ تو آپ نے اپنے لبوں کی طرف اشارہ کرکے فرمایا۔

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ ان دونوں لبوں کے درمیان (جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان ہے) اس سے حق کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اس لئے تم لکھا کرو۔"

(سنن ابی داؤد جلد دوم ص ۵۱۳: بحوالہ کتابت حدیث ص ۷۰)

حضرت عبداللہ اس صحیفہ کے بارے میں فرمایا کرتے تھے۔

مجھے زندگی کی چاہت صرف اس صحیفہ الصادقہ کی وجہ سے ہے۔

(ترغیب و ترہیب مترجم جلد اول: ص ۱۶۵)

اور حضرت عبداللہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

میں نے یہ مجموعہ خود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے سن کر لکھا ہے۔

(سنن دارمی: ص ۱۶۸)

صحیفہ علی رضی اللہ عنہ :

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھی چند احادیث کا ایک مجموعہ تھا جس کے متعلق وہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے قرآن مجید اور اس صحیفہ کے سوا کچھ نہیں لکھا۔

اس صحیفہ میں دیت، خون بہاء، فدیہ، قصاص، ذمیوں کے حقوق اور ولا و معاہدات کے احکام لکھے ہوئے تھے۔ نیز زکوٰۃ اور دیت کے مسائل کے لئے اونٹوں کی عمریں اور مدینہ کے حرم ہونے کی تفصیلات بھی درج تھیں۔ (کتابت حدیث: ص ۷۹)

صحیفہائے انس بن مالک رضی اللہ عنہ :

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے خادم خاص تھے۔ اور دس سال تک آنحضرت ﷺ کی خدمت و تربیت میں رہے۔ ان کے پاس احادیث کے کئی مجموعے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ میں نے یہ احادیث آنحضرت ﷺ سے سن کر لکھی ہیں۔ اور لکھنے کے بعد آپ کو سنا کر تصدیق بھی کرا چکا ہوں۔ (ترغیب و ترہیب مترجم جلد اول: ص ۱۶۷)

صحیفہ وائل بن حجر :

حضرت وائل بن حجر مدینہ منورہ میں حاضر ہو کر اسلام لائے۔ اور کچھ عرصہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہے۔ جب یہ واپس اپنے وطن جانے لگے۔ تو آپ نے ایک صحیفہ لکھوا کر ان کے حوالے کیا۔ جس میں نماز، روزہ، شراب اور سود کے احکام درج تھے۔

(ترغیب و ترہیب مترجم جلد اول: ص ۱۶۸)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب عمرو بن حزم :

۱۰ھ میں جب یمن کا علاقہ نجران فتح ہوا۔ تو آنحضرت ﷺ نے مشہور صحابی حضرت عمرو بن حزم کو اس کا عامل (گورنر) بنا کر بھیجا۔ اور رخصت کے وقت حضرت ابی بن کعب سے ایک کتاب لکھوا کر ان کے حوالے کی۔ جس میں عام نصیحتوں کے علاوہ طہارت' نماز' زکوٰۃ' عشر' حج' عمرہ' جہاد' غنیمت' اور جزیہ کے احکام' نسلی قومیت کے نظریہ کی ممانعت' دیات' بالوں کی وضع' تعلیم قرآن اور طرز حکمرانی کے متعلق ہدایات درج تھیں۔

(الوثائق السیاستہ اردو۹ ص ۱۲۳)

کتاب الصدقہ :

مولانا محمد رفیع عثمانی لکھتے ہیں کہ:

مشہور مستند کتب حدیث میں اس کتاب الصدقہ کی تفصیلات عام طور پر ملتی ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ نے دوسرے شہروں میں اپنے مقرر کردہ عاملوں کے پاس بھیجنے کے لئے لکھوائی تھی۔ مگر بھیجنے سے قبل آپ کا وصال ہوگیا۔ پھر اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اپنے دور خلافت میں تاحیات عمل کیا۔ (کتابت حدیث ص ۸۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں زکوٰۃ کے موضوع پر ایک کتاب لکھوائی تھی۔ جو مکمل تو ہوچکی تھی۔ مگر عاملوں کے پاس بھیجنے سے قبل آپ کا وصال ہوگیا۔ اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق نے بھی زندگی بھر اس پر عمل کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی آخر دم تک اس پر عمل کیا۔

(جامع بیان العلم و فضلہ ج ۱ ص ۷۱)

صحیفہ ہمام بن منبہ :

ہمام بن منبہ یمن کے رہنے والے تھے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد تھے۔ اور یہ ایک عرصہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ڈیڑھ سو کے لگ بھگ حدیثیں املا کرائیں۔ جو "صحیفہ ہمام بن منبہ" کے نام سے مشہور ہوا۔ یہ تمام کی تمام حدیثیں مسند احمد میں شامل ہیں۔ برلن اور دمشق کے کتب خانوں میں اس کے قلمی نسخے موجود ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء میں ڈاکٹر محمد حمید اللہ حیدر آبادی نے اس کو برلن کے کتب خانہ سے دستیاب کیا۔ اور ۲ سال کی محنت شاقہ کے بعد ۱۳۷۵ھ / ۱۹۵۶ء میں اپنے فاضلانہ مقدمے کے ساتھ تحقیق و تنقیح سے شائع کیا۔

۱۹۹۸ء میں جناب رشید اللہ یعقوب (کراچی) نے اس کا اردو ترجمہ بھی شائع کردیا ہے۔

حرف آخر :

کتابت حدیث کے لئے آنحضرت ﷺ صحابہ کرام کو ترغیب دیتے تھے۔ اور آپ کے حکم پر کتنے بڑے پیمانے پر حدیثوں کو عہد رسالت میں لکھ کر محفوظ کیا گیا۔ اور احادیث کا کتنا عظیم الشان ذخیرہ آپ نے خود املا فرما کر قلم بند کرایا۔

مولانا شاہ معین الدین احمد ندوی (۱۹۷۴ء) لکھتے ہیں۔

اس لئے عہد رسالت سے لے کر بعد کے ہر دور میں حدیث نبوی کی نقل و روایت کا سلسلہ جاری رہا۔ یہ حدیثیں پوری دنیائے اسلام میں بکھری ہوئی تھیں۔ محدثین کرام کا یہ بڑا احسان ہے کہ انہوں نے اس زمانہ میں جب کہ سفر کی سہولتیں نہ تھیں۔ اور سفر ہم معنی سفر سمجھا جاتا تھا۔ اور نہ نشرو اشاعت کے موجودہ سامان تھے۔ تعلیم بھی محدود تھی۔ دنیائے اسلام کا چپہ چپہ چھان کر رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال یعنی حدیث و سنت کو تحقیق صحت کے پورے اہتمام کے ساتھ جمع و مرتب کیا۔ ان کے راویان اور صحت و سقم کے جانچنے اور رواۃ کی جرح و تعدیل کے اصول بنائے۔ اصول حدیث کا مستقل فن ایجاد کیا۔ ہزاروں راویان حدیث کے حالات صحت و تحقیق کے ساتھ قلمبند کئے۔ جو مسلمانوں کا بڑا قابل فخر کارنامہ ہے۔ (مقدمہ تذکرہ المحدثین: ص۸)

تدوین حدیث :

تدوین حدیث کے سلسلہ میں منکرین حدیث کی طرف سے یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں۔

۱- حدیث کا کیا اعتبار یہ تو دوسری تیسری صدی ہجری میں مدون ہوئی۔

۲- حدیث اگر واقعی اسلامی شریعت کا ماخذ اور سرچشمہ ہوتی۔ تو کیوں نہ آنحضرت ﷺ اپنی زندگی میں ہی اسے کتابی شکل میں مدون اور مرتب فرما دیتے۔

۳- حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پوری شدت کے ساتھ حدیث کو قلمبند کرنے سے روک دیا تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی صدی ہجری کے اختتام تک کتابت حدیث کا سلسلہ جاری رہا اور اِسلام عرب سے باہر عجم کے بہت سے ملکوں میں حکمران ہوگیا تھا۔ اور لوگ اِسلام میں کثرت سے داخل ہورہے تھے۔ نئے مسائل اور نئے حالات سے مسلمانوں کا سابقہ تھا۔ اس لئے اس وقت شدت سے یہ ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ حدیث نبوی ﷺ کو مدون و مرتب کیا جائے آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں صحابہؓ کرام نے "کتاب الحج" اور کتاب الصدقہ وغیرہ کے نام سے باقاعدہ کتابیں ترتیب دی تھیں۔

مولانا سید سلیمان ندویؒ (۱۹۵۳ء) اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"مسلمانوں کے اس فقرے کے معنی کہ حدیث کی تدوین ہجرت کے ڈیڑھ سو برس بعد ہوئی یہ ہے کہ تصنیف اور کتاب کی حیثیت میں ورنہ محض تحریر و کتابت کی حیثیت سے زمانہ نبوی ہی میں اس کی جمع و تدوین کا آغاز ہو چکا تھا۔"

(مکتوبات سلیمانی جلد اول: ص ۱۲۲)

مولانا محمد اسحاق سندیلوی مصنف "اسلام کا سیاسی نظام" و سابق اُستاد تفسیر ندوۃ العلماء لکھنؤ اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ:

تحقیق یہ ہے کہ تدوین حدیث کا کام خود نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے شروع ہوچکا تھا۔ خلفائے راشدین کے دور میں بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ اور کوئی زمانہ بھی ایسا نہیں گزرا۔ جس میں یہ سلسلہ کلیتاً منقطع ہوگیا ہو۔

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ۔ ذی قعدہ ۱۳۷۵ھ ص ۳۷)

حضرت عمر بن عبدالعزیز اور تدوین حدیث :

جب خلیفہ راشد حضرت عمر بن عبدالعزیز ۹۹ھ میں منصب خلافت پر فائز ہوئے۔ جن کی ذات سرتاپا اسلام کا اعجاز تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک نشانی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ روافض، خوارج اور قدریہ وغیرہ نئے نئے فرقے سر اٹھا رہے ہیں۔ تو انہوں نے حدیث کی تدوین کی طرف توجہ فرمائی۔

مولانا عبدالسلام ندوی (۱۹۷۶ء) لکھتے ہیں کہ:

قرآن مجید کے بعد اسلام کے احکام، اسلام کی تعلیم اور اسلام کے اخلاق کا مجموعہ صرف وہ کلمات طیبہ ہیں۔ جو جناب رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے۔ لیکن حضرت عمر بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالعزیز کے زمانے سے پہلے وہ صرف صحابہؓ و تابعین کے سینوں میں محفوظ تھے۔ بخاری، مسلم، موطا اور حدیث کی دوسری کتابیں جو احادیث صحیح کا بہترین مجموعہ ہیں- اس وقت تک وجود میں نہیں آئی تھیں- اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس طرف توجہ نہ کی ہوتی تو علم حدیث کا یہ ذخیرہ وجود میں نہ آتا۔ لیکن اُنہوں نے دیکھا کہ انقضائے زمانہ کے ساتھ ساتھ علماء کا گروہ روز بروز مٹتا جاتا ہے۔ اور اس کے ساتھ علوم شرعیہ کے مٹ جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ اس لئے انہوں نے قاضی ابوبکر بن حزم خزرجی انصاریؒ (۱۲۰ھ) جو ان کی طرف سے مدینہ کے گورنر تھے۔ لکھا:

انظر ما كان من حديث رسول الله ﷺ فاكتبه فانى خفت دروس العلم وذهاب العلماء ولا يقبل الا حديث النبى ﷺ

(بخاری کتاب العلم)

احادیث نبویہ کو تلاش کرکے ان کو لو، کیونکہ مجھے علم کے مٹنے اور علماء کے فنا ہونے کا خوف معلوم ہوتا ہے۔ اور صرف رسول اللہ ﷺ کی حدیث قبول کی جائے۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز: ص ۱۴۰)

مولانا عبدالسلام ندوی اپنی دوسری کتاب ''اسوہ صحابہ'' میں لکھتے ہیں۔

صحابہ کرام ہی کے زمانے میں فن حدیث مدون ہو چکا تھا۔ اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے انہی اجزائے پریشان کو ایک مجموعے کی صورت میں جمع کیا۔

(اسوہ صحابہ جلد ۲: ص ۳۹۰)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کا یہ فرمان صرف گورنر مدینہ ابوبکر بن حزم کے نام نہیں تھا۔ م صوبوں کے گورنروں کے نام اسی قسم کا فرمان بھیجا تھا۔ مولانا عبدالحی لکھنوی ؒ تعلیق المجد میں حافظ ابونعیم اصفہانی کی تاریخ اصبہان کے حوالہ سے لکھتے ہیں۔

كتب عمر بن عبدالعزيز الى الافاق انظر و حديث رسول الله ﷺ فاجمعوه

''عمر بن عبدالعزیز نے دور دور ملکوں میں یہ حکم بھیجا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو تلاش کرکے جمع کرو۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترغیب و ترہیب مترجم: جلد اول ص۱۷۸)

مولانا عبدالسلام ندوی (۱۹۷۶ء) حافظ ابن عبدالبر قرطبی کی جامع بیان العلم کے حوالے سے لکھتے ہیں۔ کہ سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں۔

ہم کو عمر بن عبدالعزیز نے جمع حدیث کا حکم دیا۔

اور ہم نے دفتر کے دفتر حدیثیں لکھیں۔ اور انہوں نے ایک ایک مجموعہ ہر جگہ جہاں جہاں ان کی حکومت تھی۔ بھیجا۔

(سیرت عمر بن عبدالعزیز: ۱۴۱)

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے تدوین حدیث کے سلسلہ میں جو سعی کوشش کی۔ یہ ان کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔ اور تاریخ اسلام کا ایک درخشندہ باب ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ حدیث :

(اقسام حدیث)

۱۔ **مرفوع** : جس میں آنحضرت ﷺ کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
۲۔ **موقوف** : جس میں کسی صحابی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔
۳۔ **مقطوع** : جس میں کسی تابعی کے قول و عمل کا ذکر ہو۔

مرفوع میں سلسلہ اسناد آنحضرت ﷺ تک جاتا ہے۔ موقوف میں صحابی تک اور مقطوع میں تابعی تک۔

۴۔ **متصل** : جس کا سلسلہ اسناد مکمل ہو۔ کوئی راوی ساقط نہ ہو اور مجہول الحال نہ ہو۔
۵۔ **مرسل** : جس کا راوی کوئی تابعی ہو۔ لیکن اس صحابی کا ذکر نہ کرے جس نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی تھی۔
۶۔ **صحیح** : جس کے تمام راوی عادل ہوں۔ سند متصل ہو۔ اور کسی دیگر صحیح حدیث سے متصادم نہ ہو۔
۷۔ **متواتر** : جس کے راوی اتنے زیادہ ہوں کہ کذب پر ان کا اجتماع محال نظر آئے۔
۸۔ **ضعیف** : جس میں صحیح کی شرائط موجود نہ ہوں۔
۹۔ **حسن** : صحیح اور ضعیف کے بین بین۔
۱۰۔ **موضوع** : جس کا راوی کاذب یا مشتبہ ہو۔
۱۱۔ **منکر** : جس کا مضمون صحیح یا حسن سے متصادم ہو۔
۱۲۔ **شاذ** : جس کے راوی تو ثقہ ہوں۔ لیکن کسی ایسی حدیث سے ٹکرا رہی ہو جس کے راوی ثقہ تر ہوں۔
۱۳۔ **معلل** : جس میں صحت کی تمام شرائط موجود ہوں لیکن ساتھ ہی کوئی ایسا عیب ہو۔ جسے صرف ماہرین فن کی آنکھ دیکھ سکے۔
۱۴۔ **غریب** : جس کے سلسلہ اسناد میں کوئی راوی رہ گیا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵- مستفیض : (یا مشہور) جس کے راوی تین سے کم نہ ہوں۔
۱۶- امالی : وہ حدیثیں جو شیوخ اپنے تلامذہ کو املا کرائیں۔
۱۷- مسلسل : جس کی سند میں راوی ایک ہی قسم کے الفاظ استعمال کریں۔
۱۸- محکم : جو محتاج تاویل نہ ہو۔
۱۹- قوی : آنحضرت ﷺ کا قول جس کے بعد آپ نے آیت قرآن پڑھی ہو۔
۲۰- اثر : کسی صحابی یا تابعی کا قول و عمل۔
۲۱- خاص : کسی خاص صورت میں نبی کریم ﷺ کا خاص فیصلہ۔
۲۲- ناسخ : آنحضرت ﷺ کی زندگی کے آخری حصے کے اقوال۔
۲۳- منسوخ : آنحضرت ﷺ کے ابتدائی زندگی کے اقوال۔

اصطلاحات :

۱- صحابی : جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت سے فیض اٹھایا ہو۔
۲- تابعی : جو کسی صحابی کا فیض یافتہ ہو۔
۳- تبع تابعی : جو کسی تابعی کا فیض یافتہ ہو۔
۴- امام : وہ عالم جو حدیث یا فقہ، تفسیر اور دیگر علوم اسلامیہ میں یکساں مہارت رکھتا ہو۔
۵- حافظ : جسے ایک لاکھ احادیث یاد ہوں۔
۶- حجت : جسے تین لاکھ احادیث یاد ہوں۔
۷- حاکم : جسے تمام احادیث متون و اسناد سمیت معلوم ہوں۔
۸- تعدیل : کسی راوی کے اوصاف بیان کرنا۔
۹- جرح : کسی راوی کے عیوب بیان کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقسام کتب حدیث

۱۔ الجامع :

جس میں زندگی کے تمام مسائل یعنی ایمان، عقائد، فرائض خمسہ، جہاد، معاملات، اخلاق بشارات، فتن، علامات قیامت، سیر، مناقب وغیرہ پر احادیث موجود ہوں۔ مثلاً صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی وغیرہ۔

۲۔ سنن :

جس میں ترتیب احادیث ابواب فقہ کے مطابق ہوں۔ جیسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور نسائی کی سنن۔

۳۔ مسند :

جس میں ہر صحابی کی احادیث ترتیب وار یا کسی اور ترتیب سے یکجا درج ہوں۔ جیسے مسند احمد، دارمی وغیرہ۔

۴۔ معجم :

جس میں حدیث کا اندراج، شیوخ کے لحاظ سے ہو۔ یعنی ہر استاد سے سنی ہوئی احادیث الگ الگ درج ہوں۔ اور شیوخ کا ذکر بہ ترتیب ہجا ہو۔ جیسے امام طبرانی کی معجم صغیر، معجم اوسط اور معجم کبیر وغیرہ۔

۵۔ جزء :

جس میں صرف ایک مسئلہ یا موضوع وغیرہ کی احادیث ہوں جیسے جز رفع الدین جز قراءۃ خلف الامام بخاریؒ

(تاریخ حدیث، از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ص ۱۷ تا ۱۹)

تذکرہ صحابہ رضی اللہ عنہم :

پانچ جلیل القدر صحابہؓ کرام کے صحیفہائے حدیث کا مختصر تذکرہ پہلے آپ پڑھ آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مختصر حالات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ :

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص جلیل القدر صحابی تھے۔ ان کے والد حضرت عمرو بن العاص مشہور جرنیل اور فاتح مصر تھے۔ حضرت عبداللہ کو علمائے سیر نے العالم الربانی کا لقب دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ان کے والد پر فضیلت دی ہے۔ حصول علم کے بے حد مشتاق تھے۔ توراۃ انجیل کے بھی بڑے عالم تھے۔ ان کا زہد و تقویٰ زمانہ رسالت ہی میں مسلم تھا۔ عبادت و ریاضت میں بڑی محنت کرتے۔ کثرت سے روزے رکھتے۔ اور نمازیں پڑھتے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں دولت سے بھی نوازا تھا۔ کافی حشم و خدم کے مالک تھے۔ طائف میں ان کا ایک باغ رھط نامی تھا۔ جس کی قیمت دس لاکھ درہم تھی۔ جنگ صفین میں آئے۔ مگر لڑائی میں حصہ نہیں لیا۔ ۶۵ھ میں مصر میں وفات فرمائی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص ۳۵ کتابت حدیث ص ۳۷)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ :

حضرت علی بن ابی طالب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور داماد تھے۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ آپ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لائے۔ تمام غزوات میں شریک رہے۔ اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اور جہاد کا حق ادا کیا۔ جس کی ایک مثال غزوہ خیبر کا تاریخی واقعہ ہے۔

حضرت علی علم، عقل، تقویٰ، شجاعت، سخاوت میں بے مثال تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اقضھم علی (سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے علی ہیں)

یہ بھی آپ نے ارشاد فرمایا:

تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کے لئے حضرت ہارون مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

۱۷/ رمضان المبارک ۴۰ھ کو کوفہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے

(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص۱۹ کتابت حدیث ص ۴۴)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ :

حضرت انس بن مالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تھے۔ دس سال کے تھے کہ ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدہ حضرت ام سلیم ان کو لے کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔

یارسول اللہ ﷺ میرا یہ بیٹا ہے اس کو آپ کی خدمت کے لئے لائی ہوں۔ اس کو اپنے پاس رکھئے۔ چنانچہ حضرت انس دس سال تک آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہے۔ اور خود فرماتے ہیں۔

مات (ﷺ) وانا ابن عشرین :

یعنی جب آنحضرت ﷺ کا وصال ہوا۔ تو میں ۲۰ سال کا تھا۔

پھر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے۔ آخر الصحابہ ہیں۔ امام بخاری نے ۸۰ امام مسلم نے ۷۰ احادیث آپ سے روایت کی ہیں۔ اور مشترکہ طریقہ پر صحیحین میں آپ کی مرویات کی تعداد ۱۲۸ ہے۔ ۹۳ھ میں بصرہ میں وفات پائی۔

آنحضرت ﷺ نے آپ کی عمر' اولاد اور دولت کے لئے دعا فرمائی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مال بھی دیا۔ اولاد بھی کثیر ہوئی اور عمر بھی ایک سو سال پائی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص ۳۸' کتابت حدیث ص ۳۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ :

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ کا نام عبدالرحمان تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم اور اصحاب صفہ میں سے تھے۔ بڑے حافظ حدیث اور مکثرین حدیث میں تھے۔ اور اس کے ساتھ صاحب درس و فتوی تھے۔ فقروفاقہ کی لذتوں سے بھی آشنا ہوئے۔ اور دولت و فراوانی کی تلخیوں سے بھی روشناس ہوئے۔ ورع و تقوی عبادت وریاضت میں ممتاز تھے۔ ان کی مرویات کی تعداد ۵۳۷۴ ہے۔ ۵۸ھ میں وفات پائی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج۱ ص ۲۸ کتابت حدیث ص ۳۴)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ :

یمن کے شاہی خاندان کے فرد تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مدینہ منورہ حاضر ہوئے آنحضرت ﷺ نے بڑی عزت و تکریم کی۔ ممبر پر خطبہ دینے کے لئے تشریف لے گئے۔ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت وائل کو بھی ساتھ ممبر پر جگہ دی اور صحابہؓ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ وائل بن حجر قوم کے سردار ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں تمہارے پاس آئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے انہیں جاگیریں دیں۔ اور ایک عہد نامہ لکھوا کر حوالہ کیا۔ یہ عہد نامہ بھی حدیث کا ایک کتابی ثبوت ہے۔ بعد میں حضرت وائل نے کوفہ میں قیام کیا۔

آنحضرت ﷺ سے حدیث کی روایت کی ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد حکومت میں وفات پائی۔

(کتابت حدیث: ص ۳۳)

تذکرہ محدثین صحاح ستہ

حدیث کی کتابوں میں صحاح ستہ کی کتابیں مشہور و معروف ہیں۔ ضروری ہے کہ ان کتابوں کے مولفین کے بھی مختصر حالات قلمبند کر دیئے جائیں۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ :

امام ابوعبداللہ مالک بن انس ۹۳ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ امام صاحب نے جب ہوش سنبھالا۔ تو مدینہ باغ و بہار تھا۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ نے قراءۃ کی تعلیم امام نافع بن عبدالرحمانؒ (م ۱۶۹ھ) سے حاصل کی۔ اس کے بعد حدیث کی تحصیل حضرت نافع مولیٰ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کی' اور جب تک نافع زندہ رہے امام مالک ان کے درس میں موجود رہے۔ حضرت نافع نے ۱۱۷ھ میں وفات پائی۔ محدثین روایت مالک عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کو سلسلہ الذہب (سونے کی زنجیر) قرار دیتے ہیں۔

امام مالک نے صرف انہیں شیوخ سے استفادہ کیا۔ جو تقویٰ و طہارت اور حفظ و ضبط میں ممتاز تھے۔

مدینہ منورہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے بعد ان کی مسند کے وارث حضرت نافع ہوئے۔ امام مالک حضرت نافع کے درس میں ۱۲ سال شریک رہے اور حضرت نافع کے انتقال کے بعد امام مالک ان کے جانشین ہوئے۔ اور ۶۲ سال تک علم دین کی خدمت سرانجام دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام مالک کے تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ اور ان کا شمار ناممکن ہے امام محمد بن ادریس شافعیؒ (۲۰۴ھ) ان کے مشہور تلامذہ میں سے ہیں۔ ان کے علاوہ امام ابو یوسف (۱۸۲ھ) اور امام محمد بن حسن الشیبانیؒ (۱۸۹ھ) نے بھی ان سے استفادہ کیا۔

امام مالک کی فقہ کی بنیاد فقہائے سبعہ مدینہ کی بنیاد پر ہے۔

اور فقہائے سبعہ یہ حضرات تھے۔

۱- سعید بن مسیّبؒ (۹۴ھ)

۲- عبید اللہ بن عتبہ بن مسعودؒ (۹۸ھ)

۳- قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ (۱۰۸ھ)

۴- ابو بکر بن عبد الرحمان بن حارث بن ہشامؒ (۹۴ھ)

۵- سلیمان بن یسارؒ (۱۰۹ھ)

۶- خارجہ بن زیدؒ (۱۰۹ھ)

۷- عروہ بن زبیرؒ (۹۴ھ)

امام مالک کے علم و فضل کا اعتراف محدثین کرام اور علمائے سیر نے کیا ہے اور انہیں امیر المومنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا ہے۔ اخلاق و کردار سے بھی آپ کا رتبہ بہت بلند تھا۔ حق گوئی و بے باکی میں ان کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی طلاق مکرہ کے سلسلہ میں کوڑے کھائے۔ اور ان کو گدھے پر سوار کرا کر شہر میں تشہیر کی گئی۔ لیکن اپنا فتویٰ واپس نہیں لیا۔ اور فرمایا۔

جو مجھ کو جانتا ہے وہ جانتا ہے جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس ہوں۔ اور فتویٰ دیتا ہوں کہ جبری طلاق درست نہیں۔

امام مالک نے ۱۷۹ھ میں ۸۶ برس میں مدینہ میں انتقال کیا۔ اور جنت البقیع میں دفن ہوئے۔

(بستان المحدثین ص ۳)

امام بخاری رحمہ اللہ :

امام محمد بن اسماعیل بخاری ۱۳/ شوال بروز جمعہ ۱۹۴ھ بخارا میں پیدا ہوئے بچپن میں نابینا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ لیکن والدہ کی دعا کی برکت سے آنکھیں روشن ہوگئیں بچپن میں ان کے والد اسمٰعیل کا انتقال ہوگیا تھا۔ اور انہوں نے اپنی والدہ کی آغوش میں نشوونما پائی۔ ۱۶ سال کی عمر میں امام عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع کی تصانیف کو حفظ کرلیا۔

۱۸/ سال کی عمر میں مکہ معظمہ تشریف لے گئے۔ اور ۲ سال مکہ میں قیام کرکے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ اور وہاں آنحضرت ﷺ کی قبر مبارک کے پاس چاندنی راتوں میں قضایا الصحابہ والتابعین، اور تاریخ الکبیر تصنیف کی۔

بقول حافظ ابن حجر سماع حدیث کے لئے سفر کا آغاز کیا۔ اور مصر، شام، جزیرہ، بغداد، مرو، خراسان تشریف لے گئے۔ اور ہر جگہ آساطین فن سے استفادہ کیا امام بخاری کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور اسی طرح ان کے تلامذہ مستفیدین کا حلقہ بھی بہت وسیع ہے محدثین صحاح ستہ میں امام مسلمؒ (۲۶۱ھ)۔

امام ترمذیؒ (۲۷۹ھ) اور امام ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب نسائیؒ (۳۰۳ھ) ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ امام مروزیؒ (۲۹۴ھ) امام ابو حاتم رازیؒ (۲۷۷ھ) امام ابن خزیمہؒ (۳۱۱ھ) بھی امام بخاری کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

امام صاحب کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ ان کے کئی واقعات حافظہ کے بارے میں تاریخ و سیر کی کتابوں میں منقول ہیں۔ زہد و تقوی اور طہارت میں امام صاحب عمدہ صفات کے حامل تھے۔

ان کے علم و فضل اور تبحر علمی کا اعتراف ان کے معاصرین اور اساتذہ و شیوخ نے بھی کیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں۔ اگر امام صاحب کی مدح میں متاخرین کے اقوال نقل کئے جائیں۔ تو کاغذ اور روشنائی ختم ہو جائے۔

فذلک بحر لاساحل له'

"سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے۔"

امام صاحب کے مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ حافظ ابن سبکی اور نواب صدیق حسن خاں نے ان کو شافعی لکھا ہے۔ حافظ ابن حجر کا بھی یہی خیال ہے۔ حافظ ابن قیم نے ان کو حنبلی قرار دیا ہے۔ مگر علامہ طاہر الجزائری اور سید انور شاہ کشمیری نے ان کو مجتہد مطلق کہا ہے۔ (محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۴۶)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری نے الجامع الصحیح البخاری سمیت ۲۱ کتابیں تصنیف کیں۔
امام صاحب نے شوال کی چاند رات ۲۵۶ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں انتقال کیا۔

(سیرت البخاری' بستان المحدثین / کتابت حدیث / محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے)

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ :

امام مسلم بن حجاج ۲۰۲ھ میں خراسان کے مشہور شہر قصبہ نیشاپور میں پیدا ہوئے۔ جب آپ نے شعور کی آنکھیں کھولیں۔ تو نیشاپور خود علم و فن کا مرکز تھا۔ چنانچہ نیشاپور میں آپ نے امام اسحاق بن راہویہ سے استفادہ کیا۔ اس کے بعد علم حدیث کی تحصیل کے لئے حجاز' عراق' شام' مصر' بغداد اور دوسرے بلاد اسلامیہ کا سفر کیا۔ اور امام احمد بن حنبل' اور امام بخاری جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث سے استفادہ کیا ان کے علاوہ دوسرے ائمہ فن سے بھی اکتساب فیض کیا۔

ان کے تلامذہ میں امام ترمذی' ابو حاتم رازی' ابن خزیمہ اور ابو عوانہ جیسے ائمہ فن شامل ہیں۔

امام مسلم کی شہرت' تبحر علمی' قوت حافظہ' جودت فقاہت' محتاج بیان نہیں ہے ان کا حافظہ غیر معمولی تھا۔ ان کے استاد امام اسحاق بن راہویہ نے ان کا حافظہ دیکھ کر فرمایا تھا۔

خدا جانے کس بلا کا یہ شخص ہوگا

اخلاق و عادات' زہد و ورع' تقوی و طہارت میں بھی بے مثال تھے۔ تمام زندگی نہ کسی کی غیبت کی اور نہ کسی پر سب و شتم کیا۔ ان کے علم و فضل اور صاحب کمال ہونے کا اہل سیر اور ائمہ فن نے اعتراف کیا ہے۔ حدیث کی صحت و سقم اور اس کی معرفت میں ان کو اپنے تمام ہم عصروں میں امتیاز حاصل تھا۔

(سیرت البخاری' کتابت حدیث)

امام مسلم کے مسلک کے بارے میں بھی علمائے کرام اور ارباب سیر میں اختلاف ہے۔ نواب صدیق حسن خاں نے ان کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ اور مولانا عبدالرشید نعمانی نے ان کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالکی المذہب لکھا ہے۔ شیخ طاہر الجزائری نے لکھا ہے۔ کہ امام مسلم کسی امام کے مقلد محض نہ تھے۔ البتہ امام شافعی وغیرہ اہل حجاز کے مسلک کی طرف مائل تھے۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ۱۰۷)

امام مسلم کی تصانیف کی تعداد الجامع الصحیح المسلم سمیت ۲۲ ہے۔

(مقدمہ فتح الملہم ص ۱۰۰)

امام مسلم نے ۲۵/ جب ۲۶۱ھ شنبہ کے دن اپنے آبائی وطن نیشاپور میں انتقال کیا۔ اس وقت عمر ۶۰ سال تھی۔

(سیرت البخاری ص ۴۱۲)

امام ابوداؤد :

امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق ۲۰۲ھ میں سیستان میں پیدا ہوئے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ بغداد میں گزرا۔ تحصیل علم کے لئے عراق' خراسان' شام' مصر' الجزیرہ' حجاز اور دوسرے اسلامی ممالک کے سفر کئے۔ اور ہر جگہ آساطین فن سے حدیث کی تحصیل کی۔ ان کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تاہم ان کے مشہور اساتذہ میں امام احمد بن حنبل' ابوالولید طیالسی' عثمان بن ابی شیبہ' یحیٰ بن معین اور قتیبہ بن سعید جیسے ائمہ حدیث وفن شامل ہیں۔

ان کے تلامذہ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ صحاح ستہ کے دو رکن امام ترمذی اور امام نسائی ان کے تلامذہ میں شامل ہیں۔

امام ابوداؤد کے علم و فضل اور صاحب کمال ہونے کا علمائے کرام اور ارباب سیر نے اعتراف کیا ہے۔ امام صاحب تفسیر قرآن' فقہ' حفظ حدیث' اور زہد و عبادت اور یقین و توکل میں یکتائے روزگار تھے۔

حافظ موسیٰ بن ہارون فرماتے ہیں۔

خلق ابوداؤد فی الدنیا للحدیث و فی الاخرة الجنة

"ابوداؤد دنیا میں حدیث کے لئے اور آخرت میں جنت کے لئے پیدا کئے گئے تھے۔"

اور ان کے بارے میں یہ مقولہ بھی مشہور ہے کہ:

17310

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کو ان کے لئے اس طرح نرم کر دیا گیا تھا۔ جیسے داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا۔

اور امام حاکم نیشاپوریؒ (۴۰۵ھ) فرماتے ہیں۔

امام اهل الحديث فى عصره بلا مدافعة

"امام ابوداؤد بلاشک و ریب اپنے زمانے میں محدثین کے امام تھے۔"

امام ابوداؤد کے فقہی مسلک کے بارے میں علمائے کرام نے اختلاف کیا ہے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے بستان المحدثین میں لکھا ہے۔ کہ امام ابوداؤد کو بعض نے شافعی المذہب اور بعض نے حنبلی المذہب لکھا ہے۔

مولانا سید نواب صدیق خاں کی رائے ہے کہ امام ابوداؤد شافعی المذہب تھے لیکن مولانا سید انور شاہ کشمیری' امام ابن تیمیہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ امام ابوداؤد حنبلی المذہب تھے۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۹۲)

امام ابوداؤد نے سنن ابی داؤد کے علاوہ دوسری مختلف دس کے قریب کتابیں لکھیں امام صاحب نے آخری عمر میں بصرہ میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ یہاں آپ نے ماہ شوال میں بروز جمعہ ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔

(بستان المحدثین ص ۱۱۸ کتابت حدیث ص ۱۴۱)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ :

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی ۲۰۵ھ میں ترمذ میں پیدا ہوئے۔ آپ نے جب شعور کی آنکھیں کھولیں تو اس زمانے میں علم حدیث شہرت کے درجے کو پہنچ چکا تھا۔ چنانچہ امام ترمذیؒ نے تحصیل حدیث کے لئے خراسان' عراق' حجاز اور دوسرے بلاد اسلامیہ کا سفر کیا۔ اور ہر جگہ آساطین علم و فن سے استفادہ کیا۔

آپ کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ امام بخاریؒ (۲۵۶ھ) امام مسلمؒ (۲۶۱ھ) اور امام ابوداؤدؒ (۲۷۵ھ) آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔

امام ترمذی نے سب سے زیادہ استفادہ امام بخاری سے کیا۔ اور امام بخاری نے اپنے اس لائق ترین شاگرد کو یہ سند عطا فرمائی تھی۔

ما انتفعت بک اکثر مما انتفعت بی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنا استفادہ تم نے مجھ سے کیا ہے اس سے زیادہ استفادہ میں نے تم سے کیا ہے۔"

امام ترمذی کا حافظہ بہت قوی تھا۔ اور ان کے حافظہ کے بے شمار واقعات تاریخ و سیر کی کتابوں میں منقول ہیں۔ ان کے تلامذہؓ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (۸۵۲ھ) نے لکھا ہے:

ان کے علمی کمالات نے ان کی ذات کو طالبان حدیث کا مرجع بنا دیا تھا۔ ان کے تلامذہ میں خراسان اور ترکستان کے علاوہ دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں کے رہنے والوں کے نام ملتے ہیں۔

امام ترمذی کے علم و فضل اور ان کے صاحب کمال ہونے کا اہل علم نے اعتراف کیا ہے اور زہد و ورع میں بھی یکتائے زمانہ تھے۔ خوف الٰہی سے بکثرت گریہ و زاری کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔

امام ترمذی کے مسلک کے بارے میں بھی علمائے کرام نے اختلاف کیا ہے۔ مولانا سید انور شاہ کشمیری نے ان کو شافعی المذہب لکھا ہے لیکن دوسرے علمائے کرام نے لکھا ہے کہ مام ترمذی خود مجتہد تھے۔

امام ترمذی نے جامع ترمذی کے علاوہ سات کتابیں اور لکھیں۔ کتاب العلل اور شمائل ترمذی ان کی مشہور تصانیف ہیں۔

امام ترمذی نے ۲۷۹ھ میں ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

کتابت حدیث' (محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے) سیرت البخاری

امام نسائی :

امام ابوعبدالرحمان احمد بن شعیب نسائی ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم خراسان میں حاصل کی۔ اس کے بعد آپ نے تحصیل حدیث کے لئے خراسان' عراق' حجاز' جزیرہ' شام' مصر' وغیرہ کا سفر کیا۔ اور ہر جگہ کے آساطین علم و فن سے استفادہ کیا۔

(بستان المحدثین ص ۱۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام نسائی کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تاہم ان کے مشہور اساتذہ میں امام محمد بن اسمٰعیل بخاری، امام ابوداؤد، امام قتیبہ بن سعید اور امام اسحاق بن راہویہ جیسے جلیل القدر ائمہ حدیث شامل ہیں۔ ان کے تلامذہ کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے۔ امام ابن السنیؒ (۳۶۳ھ) اور امام محمد بن قاسم الاندلسیؒ (۳۲۸ھ) جیسے ائمہ حدیث ان کے شاگرد ہیں۔

امام نسائیؒ نے مصر کو اپنا مسکن بنایا۔ اور ان کی تصانیف اسی اطراف میں پھیلیں امام صاحب زہد و تقویٰ میں یکتائے روزگار تھے، صوم داؤدی کے پابند تھے ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے۔ علمائے کرام نے ان کے علم و فضل اور صاحب کمال ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ مورخ ابن خلکانؒ (۶۸۱ھ) نے ان کو امام حدیث کے لقب سے یاد کیا ہے۔

امام نسائی کے فقہی مسلک کے بارے میں علمائے کرام نے اختلاف کیا ہے علامہ تقی الدین سبکیؒ (۷۵۶ھ) حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (۱۲۳۹ھ) مولانا سید نواب صدیق حسن خاںؒ (۱۳۱۷ھ) اور شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) نے ان کو شافعی المذہب لکھا ہے۔ لیکن مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری کی رائے ہے کہ آپ حنبلی المذہب تھے۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے: ص ۲۴۷)

امام نسائی کی تصانیف کی تعداد ۱۲ کے قریب ہے۔

امام نسائی ۳۰۲ میں مصر کی حکومت ترک کرکے دمشق آگئے اور دمشق سے فلسطین کے مقام رملہ تشریف لے گئے۔ یہاں آپ نے ۸۸ سال کی عمر میں ۱۳ صفر ۳۰۳ھ بروز دو شنبہ انتقال کیا۔ بعض علمائے کرام نے لکھا ہے کہ امام نسائی نے مکہ معظمہ میں وفات پائی۔ اور صفا و مروہ کے درمیان دفن ہوئے۔ لیکن امام دارقطنی اور امام عبدالعظیم منذری کی تحقیق یہ ہے کہ امام نسائی نے رملہ میں وفات پائی۔ اور وہیں دفن ہوئے۔

(سیرت البخاری ص ۴۳۷)

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے)

امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابوعبداللہ، محمد بن یزید بن ماجہ ۲۰۹ھ میں قزوین میں پیدا ہوئے جب شعور کی آنکھیں کھولیں۔ تو قزوین میں علمائے فن سے استفادہ کیا۔ ان میں خاص طور پر امام علی۔ محمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالحسن طنافسیؒ (۲۳۳ھ) اور امام اسمٰعیل بن ابو سہل قزوینیؒ (۲۴۷ھ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور امام صاحب ۲۰ سال تک اپنے وطن میں تحصیل تعلیم میں مشغول رہے۔ ۲۱ سال کی عمر میں تحصیل حدیث کے لئے عراق' بصرہ' کوفہ' بغداد' مکہ' شام' مصر اور رے کا سفر کیا۔ اور ہر جگہ صاحب علم و فن سے اکتساب فیض کیا۔

امام ابن ماجہ کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست طویل ہے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے بستان المحدثین میں امام صاحب کے اساتذہ و تلامذہ کے نام لکھے ہیں۔

امام ابن ماجہ کے علم و فضل' جلالت شان اور صاحب کمال ہونے کا علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے۔ ان خلکان کہتے ہیں۔

امام ابن ماجہ فن حدیث کے امام اور اس کے متعلقات پر بڑا عبور رکھتے تھے۔

حافظ ذہبی فرماتے ہیں:

امام ابن ماجہ عظیم الشان حافظ' ضابط' صادق القول اور وسیع العلم تھے' اور حافظ ابن حجر نے بھی ان کو حافظ حدیث اور صاحب فن تسلیم کیا ہے۔

امام ابن ماجہ کے فقہی مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی نے ان کو حنبلی المذہب لکھا ہے اور مولانا سید محمد انور شاہ کی رائے ہے۔ کہ آپ شافعی المذہب تھے۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں۔

امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ علم و فضل کی طرح دین اور تقوی اور زہد و صلاح کے بھی جامع تھے۔ احکام شریعت کی شدت سے پابندی کرتے تھے۔ اور اصول و فروع میں پورے طور پر متبع سنت تھے۔ اس پر خود ان کی سنن شاہد ہے۔ تصانیف میں ان کی تین کتابیں ملتی ہیں۔

۱۔ التفسیر ۲۔ التاریخ ۳۔ السنن

امام ابن ماجہ نے ۲۲/ رمضان المبارک ۲۷۳ھ کو ۶۴ سال کی عمر میں قزوین میں انتقال کیا۔

(بستان المحدثین

محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب حدیث :

محدثین کرام نے حدیث کے بے شمار مجموعے مرتب کئے۔ لیکن یہاں صرف ۷ کتب حدیث کا مختصر تعارف پیش خدمت ہے "صحاح ستہ" میں صرف ۶ کتابیں شامل ہیں۔

۱۔ الجامع الصحیح بخاری

۲۔ الجامع الصحیح المسلم

۳۔ سنن ابی داوٗد

۴۔ جامع ترمذی

۵۔ سنن نسائی

۶۔ سنن ابن ماجہ

بعض محدثین کرام نے سنن ابن ماجہ کی بجائے موطا امام مالک کو صحاح ستہ میں شامل کیا ہے۔ اس لئے ساتویں کتاب موطا کا بھی تعارف کرانا مقصود ہے۔

موطا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ :

موطا امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ (۱۷۹ھ) کی تصنیف ہے۔ اور یہ کتب خانہ اسلام کی پہلی کتاب ہے۔ جو قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے باقاعدہ فقہی طور پر ترتیب دی گئی۔

موطا کو جمہور محدثین نے طبقات کتب حدیث میں طبقہ اولیٰ میں شمار کیا ہے۔ اور اس کی تمام روایات صحیح ہیں۔

شاہ ولی اللہ دہلوی نے حجتہ اللہ البالغہ میں لکھا ہے کہ:

محدثین کا اتفاق ہے کہ اس کتاب کی تمام روایات امام مالک اور ان کے موافقین کی رائے میں صحیح ہے۔

(حجتہ اللہ البالغہ ج۱ ص ۳۳

محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص

۱۰۰)

موطا کی صحت و مرتبہ کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (۲۰۴ھ) اس کے بارے میں فرماتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روئے زمین پر کتاب اللہ کے بعد موطا امام مالک رحمہ اللہ سے زیادہ صحیح کوئی کتاب نہیں ہے۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۰۱)

طبقات ابن سعد میں امام مالک کا ایک بیان درج ہے کہ:

خلیفہ منصور عباسی نے حج کے موقع پر امام مالک رحمہ اللہ سے کہا:

کہ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی کتاب موطا کی نقلیں کرا کے پوری مملکت میں بھیج دوں۔ اور اسی کتاب پر عمل کرنے کا حکم دوں امام مالک نے جواب دیا کہ امیرالمومنین ایسا نہ کیا جائے۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی لوگوں نے اپنے اسلاف سے حدیثیں سنی ہیں۔ اور وہ حدیثیں تمام پھیل چکی ہیں۔ اور لوگ ان پر عامل ہیں۔ اس لئے ہر دیار کے لوگوں کو اس مسلک پر چھوڑ دیا جائے۔ جو انہوں نے حدیث ہی کی بنیاد پر اختیار کیا ہے۔

(کتابت حدیث: ص ۶۴)

مولانا سید نواب صدیق حسن خاںؒ (۱۳۰۷ھ) نے اپنی کتاب "الحطہ فی ذکر صحاح الستہ" میں امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۱۷۶ء) کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ:

امام مالک کی حیات ہی میں یہ کتاب پوری دنیائے اسلام میں مشہور ہو گئی تھی۔ جتنا زمانہ گزرتا گیا۔ اس کی شہرت میں اضافہ ہوتا گیا۔ اور لوگوں نے اس کی طرف زیادہ توجہ کی۔ اس مقدس کتاب کی تنہا یہ خصوصیت ہے۔ کہ سلاطین زمانہ مہدی، ہادی، رشید مامون، اور امین جیسے مشاہیر خلفائے اسلام نے عراق سے حجاز تک بادیہ پیمائی کی۔

(الحطہ فی ذکر صحاح ستہ ص ۵۵

محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے

ص ۱۰۴)

موطا کی شروح و تعلیقات :

موطا امام مالک کی بے شمار شروح و تعلیقات لکھی گئیں۔

اس کی مشہور شرح حافظ ابن عبدالبر مالکیؒ (۴۶۳) کی "التمہید" ہے جو ۲۶ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے اور ابن عبدالبر نے خود اس کا اختصار "الاستذکار" کے نام سے کیا۔ یہ شرح بھی مصر سے شائع ہو چکی ہے۔ علامہ زرقانیؒ (۱۱۲۲ھ) نے بھی موطا کی شرح لکھی۔ جو مطبوع ہے۔ امام شاہ ولی اللہ دہلوی نے موطا کی دو شرحیں بنام "المسوی (عربی) اور المصفی (فارسی) لکھیں: یہ دونوں شروح مطبوع ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجامع الصحیح البخاری :

الجامع الصحیح البخاری امام محمد بن اسمٰعیل البخاری ۲۵۶ء کی عظیم الشان تصنیف ہے اس کا پورا نام "الجامع الصحیح المسند من حدیث رسول اللہ ﷺ و سنیتہ و ایامہ ہے- الجامع اس کتاب کو کہا جاتا ہے جس میں فن حدیث کے آٹھوں ابواب ہوں- اور وہ ابواب یہ ہیں-

۱- سیر ۲- آداب ۳- تفسیر ۴-عقائد ۵-فتن ۶-احکام ۷-اشراط ۸-مناقب-

امام بخاری نے اس کی تصنیف میں ۱۶ سال صرف کئے علمائے کرام نے اس کے بے شمار محاسن و فضائل بیان کئے ہیں- حافظ ابن صلاح صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

کتاب اللہ کے بعد ان دونوں کتابوں کا درجہ ہے پھر صحیح بخاری کا مرتبہ صحت اور کثرت فوائد کے لحاظ سے ممتاز و مقدم ہے-

(مقدمہ ابن صلاح بحوالہ محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے:ص۱۵۰)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ:

جو شخص اس کتاب کی عظمت کا قائل نہ ہو- وہ مبتدع ہے اور مسلمانوں کی راہ کے خلاف چلتا ہے-

(حجتہ اللہ البالغہ: ج۱ ص۲۹۷)

امام بخاری اپنی اس عظیم الشان کتاب کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

میں نے ہر حدیث درج کتاب کرنے سے پہلے غسل کیا- اور دو رکعت نماز پڑھی- اس التزام کے ساتھ ہر ایک حدیث کو لکھا ہے- اور اس کتاب کے مسودہ کو سرکار دو عالم ﷺ کی قبر اور ممبر کے درمیان بیٹھ کر صاف کیا ہے- اور میں نے اس میں کوئی ایک حدیث بھی ایسی درج نہیں کی- جس کی صحت پر مجھ کو پورا بھروسہ نہ ہو- اور پھر فرماتے ہیں:

جعلته حجته فی مابینی وبین الله

"میں نے اس کتاب کو اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان حجت بنایا ہے-"

(کتابت حدیث ص ۱۳)

امام نوویؒ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام علمائے امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ کہ قرآن کریم کے بعد سب سے زیادہ صحیح کتاب صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہے

الجامع الصحیح البخاری کی شروح و تعلیقات :

الجامع الصحیح البخاری کے ساتھ علمائے کرام نے خوب اعتناء کیا ہے اس کی بے شمار شروح، تعلیقات، اختصار اور حواشی لکھے گئے۔ مولانا عبدالسلام مبارکپوری (۱۳۴۲ھ) نے اپنی کتاب سیرت البخاری میں صحیح بخاری کے عربی، فارسی، اور اردو تراجم کی ۱۴۵ شروح کا ذکر کیا ہے۔

(سیرت البخاری ص ۲۰۶ تا ۲۴۸)

الجامع الصحیح البخاری کے مشہور شروح درج ذیل ہیں۔

۱۔ اعلام السنن — امام ابو سلیمان احمد بن محمد خطابی (۳۰۸ھ)
۲۔ الکواکب الدراری۔ — امام محمد بن یوسف بن علی کرمانی (۷۸۶ھ)
۳۔ فتح الباری۔ — امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی (۸۵۲ھ)
۴۔ عمدۃ القاری۔ — امام بدر الدین محمود بن احمد العینی (۸۵۵ھ)
۵۔ ارشاد الساری — امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی (۹۲۳ھ)
۶۔ حواشی صحیح بخاری — مولانا احمد علی سہارن پوری (۱۲۹۸ھ)
۷۔ عون الباری — مولانا سید نواب صدیق حسن خاں قنوجی (۱۳۰۷ھ)
۸۔ تیسیر (فارسی) — مولانا نور الحق بن عبدالحق دہلوی (۱۰۷۳ھ)
۹۔ تیسیر الباری (اردو) — مولانا وحید الزماں حیدر آبادی (۱۳۳۸ھ)

(سیرت البخاری)

۱۰۔ حواشی صحیح بخاری (عربی) — مولانا عزیز زبیدی
۱۱۔ فضل الباری شرح صحیح بخاری (اردو) — مولانا شبیر احمد عثمانی (۱۹۴۹ء)
۱۲۔ فیض الباری (عربی) — مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری (۱۹۳۲ء)

الجامع الصحیح المسلم :

الجامع الصحیح المسلم امام مسلم بن حجاج (۲۶۱ھ) کی مشہور تصنیف ہے امام صاحب کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصانیف میں سب سے زیادہ شہرت و قبولیت اس کتاب کو ہوئی اور اس کتاب کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کا ہمیشہ صحیح بخاری کے ساتھ نام لیا جاتا ہے۔

امام مسلم نے اس کتاب میں صرف ان حدیثوں کو درج کیا ہے۔ جن کی صحت پر مشائخ وقت کا اتفاق تھا۔ اور اس کا اقرار خود انہوں نے صحیح مسلم میں کیا ہے۔

علمائے کرام نے اس کے بہت سے محاسن و فضائل بیان کئے ہیں اور اس کا نمبر صحیح بخاری کے بعد رکھا ہے۔

نواب صدیق حسن خاںؒ (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ:

بخاری، مسلم کی صحت پر تلقی بالقبول اور تسلیم عام حاصل ہے کیونکہ امام بخاری اور مسلم اپنے زمانے اور مابعد کے ائمہ پر احادیث کے علل اور اس کی باریکیوں کی معرفت تمیز میں سب پر مقدم و فائق تھے۔

(اتحاف النبلاء ص ۴۸

محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص

۱۸۰)

امام مسلم نے صحیح مسلم کا ایک جامع و علمی و تحقیقی مقدمہ بھی لکھا ہے اس مقدمہ میں وجہ تالیف کے علاوہ فن روایت کے بہت سے فوائد اور اصول بیان کئے ہیں۔

(سیرت البخاری: ص ۴۱۳)

صحیح مسلم کی شروح و تعلیقات :

علمائے حدیث نے صحیح مسلم کی بہت سی شروح و تعلیقات اور مستخرجات لکھے ہیں۔ مشہور شروح یہ ہیں۔

۱۔ المنہاج فی شرح صحیح مسلم بن حجاج

امام ابو زکریا یحییٰ بن شرف نوویؒ (۶۷۶ھ)

۲۔ اکمال المعلم فی شرح صحیح مسلم — قاضی عیاض مالکیؒ (۵۴۴ھ)

۳۔ الدیباج علی صحیح مسلم بن حجاج — حافظ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ)

۴۔ مختصر صحیح مسلم — حافظ عبدالعظیم منذریؒ (۶۵۶ھ)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ السراج الوہاج مولانا سید نواب صدیق حسن خاںؒ (۱۳۰۷ھ)

شروح مقدمہ صحیح مسلم :

۱۔ النجم الوہاج فی شرح مقدمہ، صحیح مسلم بن حجاج (عربی)

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ (۱۳۲۹ھ)

۲۔ البحرالمواج فی شرح مقدمہ صحیح مسلم بن حجاج (عربی)

مولانا حافظ عبداللہ غازی پوریؒ (۱۳۳۸ھ)

۳۔ ترجمہ و شرح اردو مقدمہ صحیح مسلم

مولانا عبدالسلام بستویؒ (۱۳۹۶ھ)

(سیرت البخاری ص ۴۱۵)

سنن ابی داؤد :

سنن ابی داؤد امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ (۲۷۵ھ) کی تصنیف ہے۔

امام ابو داؤد نے جس زمانے میں آنکھیں کھولیں۔ تو انہوں نے ضرورت محسوس کی کہ فن حدیث میں ایک نئے انداز کی کتاب کی ضرورت ہے۔ جس میں ان احادیث کا استیعاب ہو۔ جن سے ائمہ نے اپنے مذاہب پر استدلال کیا ہے۔

حافظ ابن القیمؒ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

حفاظ حدیث کی ایک جماعت ایسی تھی جس نے ضبط و حفظ میں پوری توجہ کی لیکن اس نے نہ تو مسائل کے استنباط کی طرف توجہ کی اور نہ ان خزانوں سے احکام نکالنے کی کوشش کی تھی۔ جو اس نے محفوظ کر رکھا تھا۔ اور اس کے بالمقابل ایک ایسی جماعت تھی۔ جس نے اپنی پوری توجہ استنباط [illegible] اور اس میں غور و فکر کی طرف رکھی تھی۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۱۹۵)

امام ابوداؤد کو ۵ لاکھ احادیث محفوظ تھیں ان میں سے انتخاب کرکے سنن ابی داؤد کو مرتب کیا۔ جس میں ۴۸۰۰ حدیثیں ہیں۔ سنن کی ترتیب میں اس کا لحاظ رکھا ہے۔ کہ حدیث صحیح یا حسن ہو۔ اس سے کم درجہ کی حدیث کو اپنی سنن میں درج نہیں کیا۔ (کتابت حدیث ص ۳۹)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام ابوداؤد کا قول ہے۔ کہ حدیث کے ذخیرہ میں چار حدیثیں سمجھدار آدمی کے لئے کافی ہیں۔

۱۔ انما الاعمال بالنیات

تمام اعمال کی مقبولیت کا دارومدار صرف نیتوں پر ہے۔

۲۔ من حسن الاسلام المرء ترکہٗ مالا یعنیه

انسان کے اسلام کا حسن یہ ہے کہ وہ لایعنی باتوں کو چھوڑ دے۔

۳۔ لا یکون المومن مومنا حتی یرضا لاخیه مایرضی لنفسه

مومن اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے۔ جس کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

۴۔ الحلال بین والحرام بین و بین ذلک مشتبهات فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینة

حلال اور حرام دونوں واضح ہیں۔ اور جو کچھ اس کے درمیان ہے متشابھات ہیں۔ پس جو شخص شبہات سے بچا۔ اس نے اپنی دنیا پاک کرلی۔

حقیقت یہ ہے کہ جو شخص ان چار حدیثوں کو اپنی زندگی کا اصول بنائے۔ وہ دین و دنیا دونوں میں کامیاب رہے گا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (۱۲۳۹ھ) فرماتے ہیں۔

ایک مجتہد مرشد کو شریعت کے کلی قاعدوں اور مہمات امور سے واقف ہونے کے بعد جزئی مسائل اور واقعات میں ان کے سوا کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ پہلی حدیث عبادات کی صحت و درستگی دوسری عمر عزیز کے اوقات کی حفاظت کے لئے۔ تیسری پڑوسیوں' قرابتداری' متعارف لوگوں اور دوسرے متعلقین وغیرہ کے حقوق کی ادائیگی کے لئے اور چوتھی ان تمام /شکوک و شبہات کے ازالہ کے لئے کافی ہے۔ جو علماء کے اختلافات یا دلائل کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔

(بستان المحدثین ص ۱۰۷)

امام ابوداؤد نے سنن ابی داؤد بغداد میں مرتب فرمائی۔ اور مرتب کرنے کے بعد امام احمد بن حنبلؒ (۲۴۱) کے سامنے پیش کی۔ تو انہوں نے پسند فرمایا۔ اور تحسین کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حسن بن محمد بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے ایک روز آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ "جو شخص تمسک بالسنہ کرنا چاہتا ہو۔ اسے سنن ابی داؤد پڑھنی چاہئے۔

(کتابت حدیث: ص ۴۱)

سنن ابی داؤد کی شروح و تعلیقات :

سنن ابی داؤد کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر علمائے کرام نے اس کے ساتھ پورا اعتناء کیا ہے۔ اس کی متعدد شروح، حواشی، تعلیقات اور مستخرجات لکھے۔ اس کی مشہور شروح یہ ہیں:

۱۔ معالم السنن — امام ابو سلیمان احمد خطابیؒ (۳۰۸ھ)
۲۔ مرقات الصعود — حافظ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ)
۳۔ تلخیص منذری — حافظ عبدالعظیم منذریؒ (۶۵۶ھ)
۴۔ تہذیب السنن — حافظ ابن القیم الجوزیؒ (۷۵۱ھ)
۵۔ غایۃ المقصود — مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ (۱۳۲۹ھ)
۶۔ عون المعبود — مولانا شمس الحق عظیم آبادی
۷۔ بذل المجہود — مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ (۱۳۴۶ھ)
۸۔ الہدی المحمود ترجمہ سنن ابی داؤد (اردو)

مولانا وحید الزمان حیدر آبادیؒ (۱۳۳۸ھ)

۹۔ حواشی سنن ابی داؤد — مولانا محمد رفیق اثری
۱۰۔ فیض الودود علی سنن ابی داؤد (حواشی)

(مولانا محمد عطاء اللہ حنیفؒ (۱۹۸۷ء)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجامع الترمذی :

جامع الترمذی امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ (۲۷۹ھ) کی تصنیف ہے جامع ترمذی میں درج ذیل مضامین ہیں۔ اس لئے اس کو جامع کہا جاتا ہے۔

۱۔ سیر ۲۔ آداب ۳۔ تفسیر ۴۔ عقائد ۵۔ فتن ۶۔ اَحکام
۷۔ اشراط ۸۔ مناقب

اور چونکہ ترتیب فقہی کے اعتبار سے کثرت سے اَحکام کی حدیثیں لائے ہیں اس لئے اس پر سنن کا بھی اطلاق ہوتا ہے۔

علمائے کرام نے جامع ترمذی کے بہت سے محاسن و فضائل بیان کئے ہیں۔

خود امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب کو علمائے عراق' حجاز' خراسان کے سامنے پیش کیا۔ انہوں نے بہت زیادہ پسند کیا۔ اور فرمانے لگے کہ جس گھر میں یہ کتاب ہو گویا اس گھر میں آنحضرت ﷺ گفتگو فرما رہے ہیں۔

(اتحاف النبلا ص ٦٠

کتابت حدیث ص ۲۰)

مولانا عبدالسلام مبارکپوریؒ (۱۳۴۲ھ) کہتے ہیں۔

جامع ترمذی کو تفصیل مذاہب مجتہدین و بیان مذاہب صحابہ و تابعین تنقید رجال' اظہار علل احادیث' و تصحیح و تضعیف و تحقیق احادیث کے اعتبار سے خصوصیت خاص حاصل ہے۔ جو کسی کتاب میں نہیں۔

(سیرت البخاری ص ۴۲۳)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع الترمذی کی شروح و تعلیقات :

جامع الترمذی کے اہمیت و افادیت کے پیش نظر علمائے کرام نے اس کے ساتھ پورا اعتنا کیا ہے۔ اس کی متعدد شرحیں' تعلیقات' حواشی اور مستخرجات لکھے۔

یہاں چند مشہور متداول شروح کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ عارضۃ الاحوذی فی شرح الجامع الترمذی

حافظ ابو بکر محمد ابی عبداللہ بن العربیؒ (۵۴۶ھ)

۲۔ قوت المغتذی علی جامع الترمذی

حافظ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ)

۳۔ تحفہ الاحوذی فی شرح جامع الترمذی

امام عبدالرحمان محدث مبارکپوریؒ (۱۳۵۳ھ)

۴۔ ہدیۃ اللوذعی بنکات الترمذی

مولانا شمس الحق عظیم آبادیؒ (۱۳۲۹ھ)

۵۔ جائزۃ الشعوزی ترجمہ الجامع الترمذی

مولانا بدیع الزمان حیدر آبادؒ (۱۳۰۴ھ)

۶۔ شرح جامع الترمذی (عربی) شیخ احمد شاکر مصری مرحوم

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۲۳۷ سیرت البخاری۔ ص ۴۲۷)

سنن نسائی :

سنن نسائی امام ابو عبدالرحمان احمد بن شعیب نسائیؒ (۳۰۳ھ) کی تصنیف ہے اور یہ سنن صغریٰ کے نام سے مشہور ہے۔ اور اس کا دوسرا نام المجتبیٰ ہے۔

امام نسائی امام بخاری کے شاگرد تھے۔ اس لئے انہوں نے اپنی سنن میں امام بخاری اور امام مسلم کے طریقے کو جمع کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ اور علل حدیث کا اس پر بیان مستزاد ہے۔ اور اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جودت تالیف میں بھی ممتاز ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابن رشدؒ (۷۲۱ھ) فرماتے ہیں۔

یہ کتاب علم سنن میں جتنی کتابیں تالیف ہوئی ہیں۔ ان میں تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے۔ اور بخاری مسلم دونوں کے طریقہ کی جامع ہے۔ نیز علل حدیث کے ایک خاص حصہ کا بیان بھی اس میں آیا ہے۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۲۵۲)

حافظ سخاوی نے اپنی کتاب "فتح المغیث" میں حافظ ابو الحسن معافری (۴۰۳ھ) کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

جب تمام محدثین کی جمع کردہ حدیثوں پر نظر ڈالو گے۔ تو جس حدیث کی امام نسائی نے تخریج کی ہوگی۔ وہ دوسروں کی روایت کردہ حدیث کی بہ نسبت صحت سے زیادہ قریب ہوگی۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے ص ۲۵۲)

سنن نسائی کی شروح و تعلیقات :

سنن نسائی صحاح ستہ کا رکن عظیم ہے۔ لیکن علمائے کرام نے اس کی شروح و تعلیقات کی طرف بہت کم توجہ دی۔

۶ صدیاں گزرنے کے بعد حافظ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) نے اس پر تعلیق لکھی۔ اور دوسری تعلیق علامہ محمد بن عبدالہادی سندیؒ (۱۱۳۸ھ) نے لکھی۔

مولانا محمد عطاء اللہ حنیف بھوجیانی (۱۹۸۷ء) نے "تعلیقات السلفیہ" کے نام سے سنن نسائی کی شرح لکھی ہے۔ یہ شرح بڑی جامع اور عمدہ خصوصیات کی حامل ہے۔ مولانا عطاء اللہ حنیف نے اس شرح میں علامہ سندھی کا پورا حاشیہ درج کر دیا ہے اور مناسب مقامات پر ضروری اضافے بھی کئے ہیں۔ اس کے علاوہ حافظ سیوطی کے حاشیہ کی تلخیص بھی کی ہے۔ اس کے علاوہ علامہ حسین بن محسن انصاری الیمانیؒ (۱۳۲۷ھ) کا مختصر حاشیہ جو ابھی تک غیر مطبوعہ تھا۔ اس کو مکمل اس میں شامل کر دیا ہے۔ علاوہ ازیں مولانا عطاء اللہ حنیف نے اسناد تعلیق احادیث ابواب کی طرف خاص توجہ کی ہے اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے فوائد حدیثیہ سے بھی استفادہ کیا ہے۔

متن میں حافظ نذیر احمد خاں دہلوی کے زیر اہتمام مطبع انصاری دہلی نے سنن نسائی کا جو نسخہ ۱۳۱۵ھ میں شائع کیا تھا۔ جس میں ضبط تحقیق رجال کی طرف خاص طور پر کوشش کی گئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ اصل قرار دیا ہے۔ (الاعتصام لاہور۔ ۷/ فروری ۱۹۵۶ء ص ۹۸)

سنن ابن ماجہ :

سنن ابن ماجہ امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن عبداللہ بن ماجہ (۲۷۳ھ) کی شہرہ آفاق تصنیف ہے۔

سنن ابن ماجہ کی افادیت اور اہمیت پر علمائے فن کا اتفاق ہے۔ اور اس کو اسلام کی عظیم ترین کتاب میں شمار کیا ہے۔

حافظ ابن حجر (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں۔

ان کی کتاب سنن (احکام) میں ایک عمدہ جامع ہے۔

حافظ ابن کثیر (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں

یہ کتاب نہایت مفید ہے۔ اور مسائل فقہ کے لحاظ سے اس کی ترتیب و تبویب ہے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی (۱۲۳۹ھ) لکھتے ہیں۔

فی الحقیقت احادیث کو بلاتکرار بیان کرتے ہیں۔ اور حسن ترتیب و اختصار کے لحاظ سے کوئی کتاب اس کی ہمسر نہیں ہے۔

(محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے: ص ۲۶۴)

حافظ ابوزرعہ رازی (۲۶۴ھ) فرماتے ہیں۔

اگر یہ کتاب لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچ گئی۔ تو فن حدیث کی اکثر جوامع اور تصنیفات بے کار اور معطل ہو کر رہ جائیں گے۔

(بستان المحدثین: ص ۱۲۵)

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:

اگر کسی شخص کو بہت زیادہ متون پر مشتمل کتاب کی تلاش ہو۔ تو اس کو سنن ابن ماجہ کا مطالعہ کرنا چاہئے۔

اس وصف میں وہ دوسری کتب حدیث میں منفرد و ممتاز ہے۔

(تذکرۃ المحدثین ج ۱ ص ۲۷۳)

سنن ابن ماجہ کی شروح و تعلیقات :

علمائے کرام نے سنن ابن ماجہ کی شروح و تعلیقات کی طرف خاص توجہ کی۔ حافظ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاء الدین مغلطائیؒ (۷۶۲ھ) نے اس کی شرح لکھی۔ جو نا مکمل رہی۔ حافظ ابن جبؒ (۷۹۵ھ) نے بھی اس کی شرح لکھی۔

علامہ سندھیؒ (۱۱۳۸ھ) شیخ عبدالغنی مجددی دہلوی (۱۲۹۸ھ) اور شیخ محمد علویؒ (۱۳۲۶ھ) نے سنن ابن ماجہ کے حواشی لکھے یہ سب حواشی مطبوع ہیں۔

(ابن ماجہ اور علم حدیث ص ۲۴۶)

مولانا عبدالسلام بستویؒ (۱۳۹۶ھ) نے بھی سنن ابن ماجہ کی شرح عربی بنام "رفع الحاجہ" لکھی۔ جو ۱۹۴۷ء کے فسادات میں ضائع ہو گئی۔

شیخ الحدیث مولانا محمد علی جانباز حفظہ اللہ تعالیٰ مہتمم جامعہ ابراہیمیہ سیالکوٹ نے سنن ابن ماجہ کی شرح (عربی) ۸ جلدوں میں لکھی ہے۔ اور یہ شرح محدثانہ طرز پر لکھی گئی ہے۔ اس شرح میں کئی شروح حدیث (فتح الباری) الاستذکار، عون المعبود، غائیۃ المقصود، تحفۃ الاحوذی، عون الباری، مرعاۃ المفاتیح وغیرہ کا خلاصہ آگیا ہے۔

اس کی جلد اول و دوئم زیر طبع ہے۔

مولانا وحید الزمان حیدر آبادیؒ (۱۳۳۸ھ) نے اردو میں سنن ابن ماجہ کی شرح لکھی ہے۔ جو مطبوع ہے۔

مولفین صحاح ستہ کا طرز تالیف :

حافظ جلال الدین سیوطیؒ (۹۱۱ھ) تدریب الراوی میں لکھتے ہیں کہ مولفین صحاح ستہ نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اپنی کتابوں کا انتخاب کیا۔

امام بخاری (۲۵۶ھ) نے صحیح بخاری کی تالیف میں طرق استنباط اور استخراج مسائل کو پیش نظر رکھا۔ جو ان کے تراجم ابواب سے ظاہر ہوتا ہے۔ امام مسلمؒ (۲۶۱ھ) نے اپنی کتاب الجامع الصحیح المسلم میں صحیح احادیث کو مختلف اسانید سے یک جان بیان کیا ہے۔ امام ابوداؤد (۲۷۵ھ) نے سنن ابی داؤد میں مستدلات کو موضوع قرار دیا ہے۔ امام ترمذیؒ (۲۷۹ھ) نے جامع ترمذی میں مذاہب کی تفصیل بیان کی ہے۔ امام نسائیؒ (۳۰۳ھ) نے سنن نسائی میں علل حدیث کو پیش نظر رکھا ہے۔ اور امام ابن ماجہؒ (۲۷۳ھ) نے سنن ابن ماجہ میں غیر معروف روایات کو بیان کیا ہے۔

(تدریب الراوی ص ۶۰)

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
 عظمت حدیث

مراجع و مصادر

بستان المحدثین	شاہ عبدالعزیز دہلوی
ابن ماجہ اور علم حدیث	محمد عبدالرشید نعمانی
اسوہ صحابہ	عبدالسلام ندوی
تاریخ حدیث	غلام جیلانی برق
تدوین حدیث	مناظر احسن گیلانی
تذکرۃ المحدثین	ضیاء الدین اصلاحی
ترجمان السنہ	بدر عالم میرٹھی
ترجمان القرآن	ابوالکلام آزاد
ترغیب و ترہیب مترجم	عبداللہ طارق دہلوی
تفسیر احسن البیان	حافظ صلاح الدین یوسف
تفسیر ابن کثیر (اردو)	مولانا محمد بن ابراہیم جوناگڑھی
تفہیم القرآن	مولانا سید مودودی
حجیت حدیث	مولانا محمد اسمٰعیل السلفی
حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہ	محمد عطاء اللہ حنیف
خطبات مدراس	سید سلیمان ندوی
سیرت البخاری	عبدالسلام مبارکپوری
سیرت عمر بن عبدالعزیز	عبدالسلام ندوی
عظمت حدیث	عبدالغفار حسن عمرپوری
فہم قرآن	سعید احمد اکبر آبادی
فہم حدیث	عبدالقیوم ندوی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر	حافظ محمد تقی امینی
کتابت حدیث	محمد رفیع عثمانی
معارف اقبال	عبدالرحمان خاں طارق
مکتوبات سلیمانی	عبدالماجد دریا آبادی
محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے	تقی الدین ندوی مظاہری
الوثائق السیاسۃ	ڈاکٹر حمید اللہ مترجم مولوی ابویحیی امام خاں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انظر کیف ضربوا لک الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلا○

مقدس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس میں

آریوں کے رسالہ "رنگیلا رسول" اُردو اور "وچتر جیون" ناگری مصنفہ پنڈت کالی چرن کا مُدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔

مصنفہ

رئیس المناظرین حضرت العلام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری مرحوم

نعمانی کتب خانہ : حق سٹریٹ اُردو بازار۔ لاہور

مزمل احسن ... عطیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقولهم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم رسول الله

مثبت حیاتِ مسیح

مسمّٰی بہ

شہادۃ القرآن

باعلی النداء

بانّ المسیح رفع حیًّا الی السماء

حصہ اوّل — حصہ دوم

مؤلف :

مولانا محمد ابراہیم میر صاحب فاضل سیالکوٹی

نعمانی کتب خانہ : حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اربعین نووی

ترجمہ و تفہیم پروفیسر ملک ظفر اقبال ○ پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ
انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور پاکستان
انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور پاکستان

اس سے قبل محدثین نے اربعین (چالیس احادیث) کے عنوان سے کئی کتب مرتب کیں۔ کسی نے اصول دین پر، کسی نے فروع کی، کسی نے ترغیب جہاد کی، کسی نے ابواب زہد کی، کسی نے آداب پر چالیس چالیس احادیث جمع کیں۔ مگر امام نوویؒ نے ان سب ابواب کو سامنے رکھ کر ایسی احادیث منتخب کیں جو ان سب موضوعات پر مشتمل ہیں اور ہر حدیث بجائے خود قواعد دین میں سے ایک قاعدہ عظیمہ ہے۔ علماء نے اسے مدار اسلام یا نصف اور ثلث اسلام قرار دیا ہے مزید اس میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ان حدیثوں کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے انتخاب کیا گیا ہے اور موجودہ ایڈیشن میں مکمل حوالہ جات بھی ساتھ درج کر دیے گئے ہیں۔ عام قاری کے علاوہ کالجز اور یونیورسٹیوں کے طلباء اور اساتذہ کی ضرورت کے پیش نظر کسی جگہ بہت ہی اختصار سے کام لیا گیا ہے۔ لیکن جہاں مسئلے کی وضاحت کے لیے تشریح درکار تھی وہاں خاصی تفصیل دی گئی ہے۔ اور ساتھ مشکل الفاظ کے معنی الگ درج کیے گئے ہیں۔ بلاشبہ احادیث کے مجموعوں میں اربعین نووی ترجمہ و تشریح پروفیسر ڈاکٹر ظفر اقبال اور پروفیسر چوہدری عبدالحفیظ (انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور) پاکستان

کا بہترین مجموعہ حدیث ہے۔

مکتبہ ...
99- جے ماڈل ٹاؤن- لاہور
نمبر .....17310.....

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ

کی مناظرانہ اسلوب میں لکھی لاجواب کتب

حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش

تبلیغ اسلام میں غیر مسلموں کے شکوک و شبہات رفع کرنے کیلئے شاہکار کتاب۔
ہندو دھرم اور آریہ سماج سے متعلق وہ مواد جو آج کے دور کی سینکڑوں کتب میں ناپید ہے۔
سوامی دیانند سرسوتی ﴿بانی آریہ سماج﴾ کی کتاب ستیارتھ پرکاش باب چودہ کا اہل اسلام کی جانب سے ہندو دھرم کے پیشواؤں کو مسکت اور مدلل جواب۔
اس کتاب کا مطالعہ غیر مسلموں میں تبلیغ کرنے والے احباب کیلئے نہایت معاون و مددگار ہوگا۔

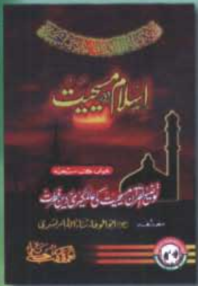

اسلام اور مسیحیت

مسلمانوں اور عیسائیوں کی درمیان، میدان حرب میں محاذ آرائی ایک تاریخی حقیقت ہے جو کسی نہ کسی صورت میں بدستور رہی ہے۔ اس تاریخی کتاب میں مسلمانوں کے روشن ماضی کی جھلک بڑے دلکش انداز میں بیان کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ ہی عیسائیوں کی ذہنی آلودگیوں اور اخلاقی پستیوں کو بے نقاب کیا گیا ہے۔

مقدس رسول ﷺ

جس میں آریوں کے رسالہ "رنگیلا رسول" اردو اور "وچتر جیون" ناگری مصنفہ پنڈت کالی چرن کا مدلل و مسکت جواب دیا گیا ہے۔

۹,
ع

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ